18/18

اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

نگران اعلیٰ

مولانا مفتی محمود

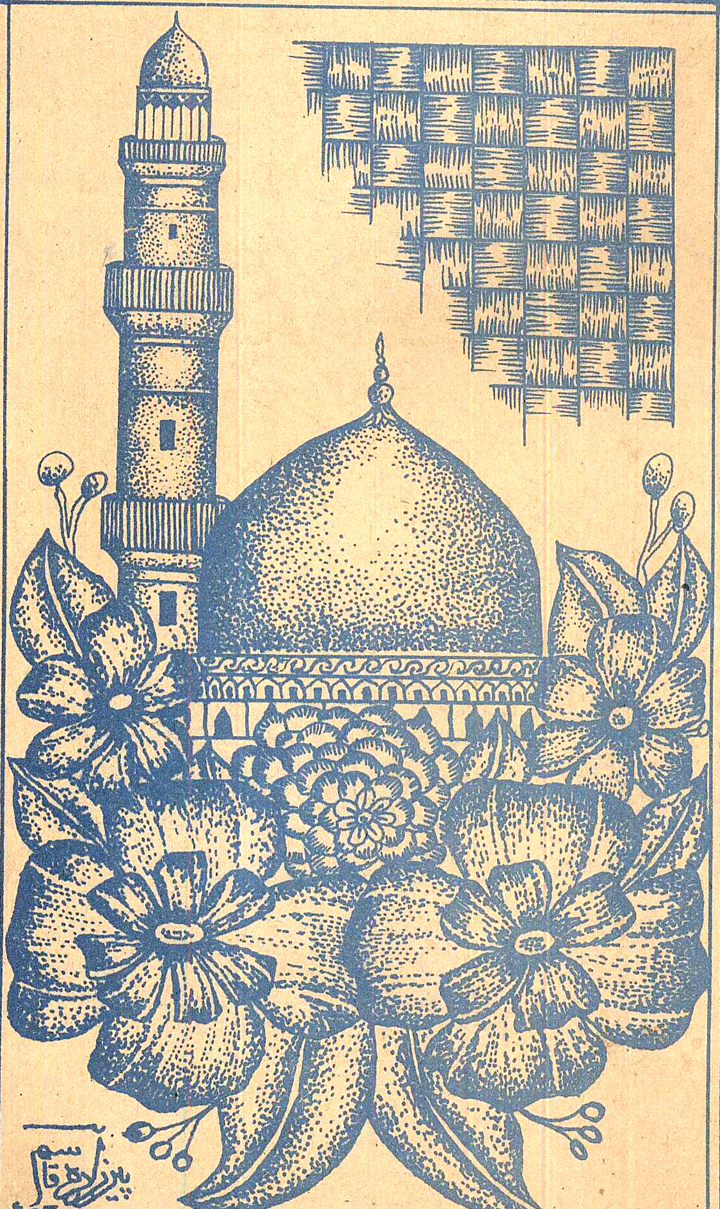

مرکزی

مجلس شوریٰ

میں

حضرت الامیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ، قاید جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب کے خطابات اور مجلس شوریٰ کی مکمل رپورٹ آیندہ شمارے میں ملاحظہ فرمایئے

(ادارہ)

قافلہ سالار زندہ باد

یہ اشعار قائد جمعیۃ پر سجاول میں حملہ سے متاثر ہوکر لکھے گئے۔

اے مردِ حُر، اے قافلہ سالار زندہ باد
اے ظالموں سے برسرِ پیکار زندہ باد!

منشا ہے تیرا، دینِ محمدؐ ہو سربلند
اے جانثارِ سید الابرارؐ زندہ باد

نسبت ہے تجھ کو احمدِ حنبلؒ سے بالیقین
اے حریت پسند، اے جی دار زندہ باد

جن سے ہوتی ہے زندۂ جاوید تیری ذات
بالا بلند وہ تیرے افکار زندہ باد

اے مُفلسوں کے ہمدم و دمساز اے شفیق
اے غمزدوں کے مونس و غم خوار زندہ باد

خوشنودیٔ خدا ہے ترا مقصدِ وحید
تو اے رضائے حق کے طلب گار زندہ باد

تجھ کو عطا ہو زندگیٔ خضر، اے جری
بے مثل تیرا جذبۂ ایثار زندہ باد

دیوانہ وار تجھ پہ فدا ہیں ترے رفیق
کہتا ہے ہر بشر ترا کردار زندہ باد

لرزاں ہیں تیرے نام سے تیرے حریف سب
اس دَور میں، یہ جرأتِ اظہار؟ زندہ باد

اے خوش نوا خطیب! اے محبوبِ اولیاء
اے پیکرِ وفا ترے انصار زندہ باد

اے شیخِ ہندؒ و حضرت مدنیؒ کے جانشین
تیرا خلوص و خوبیٔ گفتار زندہ باد

توصیف کیا بیاں ہو تری قائدِ عظیم
کہتے ہیں اب تجھے در و دیوار زندہ باد

نالاں ہیں تجھ سے بادہ پرستوں کی منڈلیاں
کہتا ہے تجھ کو لشکرِ اخیار زندہ باد!

اکرام القادری

اداریہ

اکرام القادری

مولانا مفتی محمود اور صاحبزادہ فاروق علی خان

گذشتہ دنوں مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں قومی اسمبلی کے سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان نے قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود سے ملاقات کی۔ ملاقات تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

دیگر قومی مسائل کے علاوہ حزب اختلاف کی طرف سے اسمبلیوں کے بائیکاٹ کا مسئلہ گفتگو کا محور رہا۔

قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود صاحب سے گفتگو کے بعد جناب اسپیکر نے امید ظاہر کی ہے کہ حزب اختلاف بائیکاٹ ختم کرکے اسمبلیوں میں آجائے گی۔ محترم جناب صاحبزادہ صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے دونوں طرف کے رہنماؤں سے بات چیت کی ہے اور میں اس سلسلے میں کافی حد تک مطمئن ہوں۔

مفتی محمود صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ اپوزیشن نے رواں اجلاس کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا تھا۔ اب نئی صورت حال کی روشنی میں متحدہ محاذ فیصلہ کرے گا کہ اجلاس میں شریک ہونا چاہیے یا نہیں؟ ارباب اقتدار کی طرف سے بائیکاٹ کے خلاف مسلسل دلیلیں دی جا رہی ہیں کہ عوام نے حزب اختلاف کے ممبروں کو بائیکاٹ کے لیے منتخب نہیں کیا۔ پارلیمانی نظام میں حزب اختلاف پر اہم کردار ادا کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حزب اختلاف کا کام اسمبلیوں کے اندر ہے باہر نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ حال ہی میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار تعلیم اور صوبائی رابطہ کے وزیر جناب عبد الحفیظ پیرزادہ نے بھی بڑے سج دھج سے کیا ہے۔

ہمارے نزدیک ارباب اقتدار کی یہ تمام دلیلیں یک طرفہ اور منفی ہیں۔ جہاں تک پارلیمانی نظام میں حزب اختلاف کی اہم ذمہ داری اسمبلیوں کے اندر کام کرنے کا فریضہ اور عوام کی نمائندگی کا حق ادا کرنے کا تعلق ہے اس سے اپوزیشن نے ایک لمحہ کے لیے بھی انکار نہیں کیا۔ ارباب اقتدار کا ہر چھوٹا بڑا شخص بلکہ وزیر اعظم تک اپوزیشن کو کوستے رہتے ہیں لیکن اپنی روش پر نظر ثانی نہیں کرتے۔ انہوں نے محض پروپیگنڈے کو مسائل کا حل سمجھا ہوا ہے۔ شب و روز اپوزیشن کے بائیکاٹ کی گردان کرتے رہتے ہیں، مگر اپوزیشن کی جائز شکایات اور مثبت مطالبات کو پرکاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں دیتے۔

اسمبلی میں اپوزیشن کی سنی نہیں جاتی۔ اپوزیشن کو اعتماد میں لیے جانے کی پرواہ تک نہیں کی جاتی۔ بقول مولانا مفتی محمود اپوزیشن کی ہر جائز و معقول تجاویز چیمبرز میں ہی مسترد کر دی جاتی ہے۔ آئین ایسی مقدس دستاویز کی بلوں کے ذریعے مٹی پلید کی جاتی ہے۔ طے شدہ

باقی صد ۲۳ پر

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۱۸
جمعۃ المبارک ۹ مئی ۱۹۷۵ء ۲۶ ربیع الثانی

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

رئیس الادارہ
اکرام القادری

مجلس ادارت
مولانا سعید احمد رائے پوری
سید مطلوب علی زیدی
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ ـــــ ۳۸ روپے
ششماہی ـــــ ۱۹ روپے
سہ ماہی ـــــ ۹/۵۰ روپے
فی پرچہ
۷۵ پیسے

پرنٹر [illegible] میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور [illegible] نے دفتر ترجمان الاسلام سے شائع کیا

رپورٹنگ : زاہد الراشدی

جمعیتہ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اہم فیصلے!

۱- حضرت امیر مرکزیہ مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم، قائد جمعیتہ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ، حضرت عبیداللہ انور مدظلہ، حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کندیاں شریف اور حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی پر مشتمل وفد بہت جلد مندرجہ ذیل شہروں کا دورہ کر کے کارکنوں کے علاقائی اجتماعات سے خطاب کرے گا۔

کراچی، حیدر آباد، سکھر، رحیم یار خان ملتان، لاہور، گوجرانوالہ، لائل پور سرگودھا، راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ جھنگ، سیالکوٹ۔

۲- کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۱۸، ۱۹/ اکتوبر مطابق ۱۲-۱۳ شوال بروز ہفتہ و اتوار گوجرانوالہ میں آل پاکستان نظام شریعت کنونشن ہوگا حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ کو مجلس استقبالیہ کا صدر منتخب کر لیا گیا۔

۳- قومی پریس سے رابطہ اور جماعتی لٹریچر کی اشاعت کے لیے مرکزی شعبہ نشرو اشاعت قائم کر کے مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ کو اس کا ناظم مقرر کر دیا گیا اور شعبہ کے باقی ارکان کا تعین ناظم کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔

۴- مرکزی دفتر کی نگرانی مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد شریف وٹو کے سپرد کی گئی۔ وہ ہر ماہ کم از کم ۲ مرتبہ تشریف لا کر دفتر کی کارکردگی کا جائزہ لیں گے اور ہدایات جاری کریں گے

۵- تبلیغی مساعی کو منظم کرنے کے لیے مرکزی شعبہ تبلیغ قائم کیا گیا اور حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی آف ملتان کو ناظم شعبہ مقرر کیا گیا۔

۶- انصار الاسلام کو از سر نو منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور سالار اعظم حاجی کرامت اللہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ مرکزی و صوبائی سالاروں کو بلا کر اس سلسلہ میں لائحہ عمل طے کریں۔

۷- جناب عبدالحمید بٹ لاہور کو ہدایت کی گئی کہ وہ مرکزی و صوبائی دفاتر کے حسابات چیک کر کے مجلس شوریٰ کے آئندہ اجلاس میں رپورٹ پیش کریں۔

۸- مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہر تین ماہ بعد لازماً ہوگا۔ جگہ اور وقت کا تعین حالات کی مناسبت سے مرکزی ناظم عمومی کریں گے۔

۹- ترجمان اسلام کی کارکردگی پر مجلس شوریٰ کی طرف سے اطمینان و تحسین کا اظہار کرتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ ترجمان اسلام نئی انتظامیہ کی تحویل میں ہی رہنے دیا جائے۔

نیز مولانا قاضی عبداللطیف کلاچی، مولانا محمد رمضان میانوالی اور مولانا سعید احمد رائے پوری پر مشتمل ایک جائزہ کمیٹی بھی قائم کی گئی۔

۱۰- قائد جمعیتہ مدظلہ اپنے دوروں میں نوجوان اور فعال علماء اور کارکنوں کو ساتھ رکھیں تاکہ ان کی تربیت ہو سکے۔

۱۱- فیصلہ کیا گیا ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام کا ہر رکن ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے۔ اس سلسلے میں خصوصاً ہر سطح کے ناظم نشریات اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآں ہوں۔ جماعتی مبلغین تقریروں میں ترجمان اسلام پڑھنے کی ترغیب دیں۔ ضلعی سطح پر وفود دورہ کر کے ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت کا اہتمام کریں۔ ہر سطح کے اجلاس میں ترجمان اسلام کو ایجنڈے میں شامل کر کے اپنے علاقے میں توسیع اشاعت کا جائزہ لیا جائے۔

۱۲- ترجمان اسلام کے صفحات میں عدم گنجائش کی وجہ سے مقامی سطح کے رہنماؤں کے بیانات اخبارات کو ارسال کیے جائیں۔ اخبارات سے زیادہ سے زیادہ رابطہ قائم رکھنے کے لیے ہر سطح کے ناظم نشریات مستعدی سے کام کریں۔ صرف جماعتی اجلاس، تنظیمی دوروں اور جماعتی انتخابات کی خبریں ترجمان اسلام میں بھیجی جائیں۔

ترتیب : قمر ہاشمی

اطاعتِ رسول

اور

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی کے اہم تفسیری نکات

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

وارسلناک للناس بشیرا وکفی باللہ شہیدا ۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

ترجمہ : " ہم نے آپ کو بشیر بنا کر بھیجا اور اللہ گواہ کافی ہے ۔ اور جس نے رسول کی اطاعت کی تو تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی ۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ۔

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن ابی ؟ قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی ۔

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت تمام جنت میں جائے گی ، مگر جس نے انکار کیا ۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ! انکار کس نے کیا ؟ فرمایا : جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا :۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو ردٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے اس دین کے معاملے میں کوئی نئی چیز پیش کی جو اس دین میں نہیں ہے ، وہ مردود ہے ۔

سورہ نساء کی چند آیات اور تین احادیث تلاوت کی گئی ہیں ۔ ان آیات واحادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کا بیان ہے ۔ آپ کی ختم نبوت کی طرف اشارہ ہے اور تعمیم نبوت ورسالت کا بھی بیان ہے ۔

سابق انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قوموں کی طرف مبعوث کیے گئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عام ہے ۔ وارسلناک للناس میں اسی کا ذکر ہے ۔

وارسلنا میں مرسل یعنی بھیجنے والے کا ذکر ہے ۔ بھیجنے والا ایک ہے ، لیکن جمع کا صیغہ لایا گیا ، اس میں عظمت باری تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے کہ عظمت وشان والے ہیں اور کام بھی ہم نے شان والا بنایا ۔ ک ضمیر میں مرسل کا ذکر ہے جن کو بھیجا گیا ۔ للناس میں ان کا ذکر ہے جن کی طرف آپ کو بھیجا گیا ۔ اور بشیرا میں مقصد ارسال کا ذکر ہے ۔ تعمیم رسالت کے ساتھ اس آیت میں ختم نبوت کا بھی ذکر ہے کہ آپ کو تمام کے لیے رسول بنا کر بھیجا ۔ آپ کے بعد کسی کو رسول بنا کر نہ بھیجیں گے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شہیدا ۔ محمد رسول اللہ ؕ

ترجمہ : اور وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر

بھیجا، تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہ ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

وکفی باللہ شہیدا میں منکرینِ رسالت کی تردید ہے اور شہادت خداوندی کا بیان ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔

ترجمہ: اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

اس میں شان خاتم الانبیاء کا ذکر ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور اصول الفوز کا بھی ذکر ہے کہ قیامت تک کامیابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن تولی فما ارسلناک علیہم حفیظا

ترجمہ: اور جس نے پیٹھ پھیری تو ہم نے آپ کو ان پر نگران (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا۔

اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے اور فریضۂ رسالت بیان کیا گیا ہے۔ آپ کے ذمہ صرف تبلیغ ہے اور جو لوگ نہ مانیں ان کے بارے میں آپ سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔

دوسری جگہ فرمایا:

انما انت مذکرہ

پختہ بات آپ تو یاد دلانے والے ہیں۔

لست علیہم بمصیطرہ

آپ ان پر مسلط نہیں کیے گئے

الا من تولی وکفرہ

پھر فرمایا دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔ وہ ہمارے پاس آجائیں گے ہم حساب لے لیں گے۔

اسی لیے فرمایا:

فما ارسلناک علیہم حفیظا۔

حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، کیونکہ میں بغیر کسی حکم خداوندی کے کسی چیز کا حکم نہیں دیتا۔

دوسری جگہ فرمایا:

میری تمام امت جنت میں جائے گی، مگر جس نے انکار کیا۔ پوچھا گیا انکار کس نے کیا؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد دین کے تمام مسائل حل ہو چکے ہیں اب کسی کو نیا طریقہ ایجاد کرنے کی اجازت نہیں۔ فرمایا:

من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد

کہ جس شخص نے ہمارے دین کے اندر کوئی نئی چیز پیدا کی "فھو رد"، تو وہ مردود ہے

اسی لیے فرمایا کہ اس شخص کو سب سے زیادہ سزا ملے گی جو اسلام میں نئے طریقے اختیار کرے گا۔

مبتغ فی الاسلام سنة الجاهلية۔

یعنی اسلام میں جاہلیت کے طریقے اختیار کرنے والا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت کی توفیق دیں اور ان کی مخالفت سے بچائیں (آمین)

بقیہ جنوبی ویت نام

مشرق وسطیٰ میں تل ابیب کی توسیع پسندانہ اور جارحانہ پالیسیاں اسرائیل کو روز افزوں طور پر دنیا تنہا کرتی جا رہی ہیں۔ بہت سے ترقی پذیر ممالک اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات منقطع کر رہے ہیں اور اس کے صیہونی ایجنٹوں سے چھٹکارا پا رہے ہیں۔

عالمی صیہونیت اور اسرائیل کے حکمران حلقے مشرق وسطیٰ میں بین الاقوامی کشیدگیوں کی خطرناک آماجگاہوں کو قائم کرنے اور انہیں وسعت دینے کے سختی سے ذمہ دار ہیں۔ اس کی وجہ جون ۱۹۶۷ء میں اسرائیل کا حملہ اور جارحانہ کارروائیوں کے ذریعہ عرب سرزمین پر اس کا مسلسل قبضہ ہے۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء کی مشرق وسطیٰ کی جنگ صیہونیوں کی ان پالیسیوں کا براہ راست نتیجہ ہے جن کا مقصد مشرق وسطیٰ کے تصفیہ کو ناکام بنانا اور اس علاقے میں عالمی اور بین الاقوامی صورت حال کی بہتری کے کاز کے لیے خطرے کو برقرار رکھنا ہے۔

عرب ممالک کے خلاف جون ۱۹۶۷ء میں اسرائیلی جارحیت اور اس کے اثرات اس پالیسی کا منطقی نتیجہ ہیں جس پر اسرائیلی حکمران اور عالمی صیہونیت متحد ہو کر عمل پیرا ہیں۔ یہ اتحاد امن کے تحفظ کے لیے براہ راست خطرہ پیدا کرتا ہے، جبکہ صیہونیوں کی سیاسی پالیسی ساری ترقی پسند نوع انسانی کے لیے ایک کھلا چیلنج ہے۔ اسرائیل اور اس کی فوج کی جارحانہ فطرت روز بروز واضح تر ہوتی جا رہی ہے جس کے سبب رجعت پرست قوتوں کے ساتھ ان کے مشترکہ منصوبوں کی بنیاد پر، جو سب سے پہلے تو عرب ممالک کے خلاف ہیں، ان کا گٹھ جوڑ بڑھتا جا رہا ہے۔

"صیہونیت: نظریہ اور عمل" کے مصنفین نے عالمی صیہونیت کے خلاف ترقی پسند قوتوں کی جدوجہد کی مفصل تصویر پیش کی ہے جو ملک کے داخلی اور خارجی پالیسی کو صیہونی اثرات سے آزاد کرانے اور صیہونی حکمرانوں کی جارحانہ سرگرمیوں کی مخالفت پر مبنی ہے۔

مُرسلہ: ڈاکٹر احمد حسین کمال

جنوبی ویت نام کا زوال

کیا امریکی امداد کی کمی کا نتیجہ ہے؟

تھیو کے بعض مغربی سرپرستوں کا کہنا ہے کہ سائیگان کی فوج کی شکست اور کٹھ پتلی حکومت کا زوال امریکی فوجی امداد میں کمی کا نتیجہ ہے۔ لیکن آپ اگر حقیقی صورتِ حال کا گہری نظر سے جائزہ لیں تو جو کچھ ہو چکا ہے اس کے حقیقی اسباب آپ پر ظاہر ہو جائیں گے۔ جنوبی ویتنام کے سابق وزیر اعظم نگوین کاؤ کی کے مطابق گذشتہ دو ہفتوں میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں وہ تیس کروڑ ڈالر کی امریکی امداد نہ ملنے کا نتیجہ نہیں ہیں۔ انھوں نے کہا کہ دوسرے انسانی وسائل بھی تھے۔ معاملہ صرف قیادت کا تھا۔

سائیگان کی فوج کی شکست اور تھیو حکومت کے زوال کو محض قیادت کے نقائص پر محمول کرنا بھی مبالغہ ہے۔ سابق وزیر اعظم نے یہ کہکر سچی بات کہی تھی کہ جب عوام اور فوجی اپنی تمام تر قوت کے ساتھ مقابلہ کرنے اور لڑنے پر تیار نہ ہوں تو کیا کیا جا سکتا ہے۔

معاملہ دراصل یہ ہے کہ عوام اور فوجیوں نے اپنی قیادت کے دباؤ اور تشدد کے باوجود اپنی خواہشات کی تکمیل کرتے ہوئے عوام دشمن حکومت کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا اور بعض جگہ اپنی حکومت کے خلاف ہی سینہ سپر ہو گئے اور حریت پسند قوتوں میں شامل ہو گئے۔

طاقت کے بل پر مسلط کی گئی حکومتیں ایسے حالات میں عام طور پر اپنے تمام تر قوتِ اثر و استحکام سے محروم ہو جاتی ہیں جبکہ خود عوام ہی ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور خصوصاً فوج جوان کا واحد سہارا ہوتی ہے، شکست سے دوچار ہو، حوصلہ ہار بیٹھے اور رجعت پرست حکام کے احکامات ماننے سے انکار کر دے۔

انڈونیشیا کے اخبار "کومپاس" نے بجا طور پر اس امر کی نشاندہی کی کہ جنوبی ویتنام اور کمبوڈیا کے حریت پسند اپنے مقاصد کو عوام کی خواہشات سے ہم آہنگ کرنے میں کامیاب رہے اور یوں ان کی حمایت حاصل کر لی جبکہ سائیگان ایسا نہ کر سکا۔

یہی سبب ہے کہ امریکی اضافی امداد اور جدید ترین جنگی ساز و سامان کی بروقت ترسیل بھی دیوالیہ حکومت کو، جس کو عوام الناس کی حمایت حاصل نہ تھی، کوئی مدد نہ دے سکی۔

سائیگان کا حکمران ٹولہ، جس کی مطلق العنانی انتہا کو پہنچ چکی ہے، باقاعدگی کے ساتھ معاہدۂ پیرس کو ناکام بنا رہا ہے۔ اور فوجی کارروائیوں کے ذریعے اس کی دیانتدارانہ تعمیل میں رکاوٹیں کھڑی کر رہا ہے۔ سائیگان حکومت کو یہ توقع ہے کہ جدید ترین امریکی جنگی ساز و سامان سے پوری طرح لیس دس لاکھ فوج اس کے اقتدار کی مدت کو دراز کر سکتی ہے۔

ان حالات میں مغرب کے بعض اخبارات کی یہ کوشش نامناسب معلوم ہوتی ہے جو وہ حریت پسند قوتوں کے آزاد کردہ علاقوں میں عوام پر مبینہ جبر و استبداد کے من گھڑت قصے سنا سنا کر اپنے قارئین کو خوفزدہ کرتے ہوئے سائیگان کے سلسلے میں ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنے اور اس کو امداد دینے پر زور دے رہے ہیں۔

ایسی ہی من گھڑت باتوں کے ذریعے ملک کے شمالی علاقوں سے آبادی کو اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے جس کے بارے میں مغربی اخبارات یہ لکھ رہے ہیں۔ ملک کے شمالی علاقوں سے آبادی رضاکارانہ طور پر منتقل ہو رہی ہے۔ سائیگان حکومت درحقیقت زیادتیوں، قتل عام اور گھروں کو آگ لگا لگا کر لوگوں کو اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر رہی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ سائیگان فوج کے سپاہیوں اور افسروں کی کارستانی ہے۔ فرانسیسی پریس ایجنسی کے ایک نامہ نگار نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ سائیگان کے شکست خوردہ فوجی دستے لوٹ مار کر رہے ہیں۔ اپنی جنگجویانہ صلاحیت سے محروم ہو جانے کے بعد یہ فوجی دستے ڈاکوؤں اور لٹیروں کے گروہوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

ایسے حالات میں امریکی وزارتِ دفاع، جس کو کوئی بات معلوم نہیں ہے، سائیگان کو طیاروں کے ذریعہ جنگی ساز و سامان مہیا کرنے ہی کو بہتر کام تصور کرتی ہے۔ بہر حال، یہ جنگی ساز و سامان اس اخلاقی جذبے اور اپنے کاز کے منصفانہ ہونے پر ایقان کے فقدان کی تلافی نہیں کر سکتا۔ سائیگان فوج جو اخلاقی قوت سے عاری ہے اور افراتفری میں ایک ارب ڈالر کا جنگی ساز و سامان چھوڑ کر

بھاگ کھڑی ہوئی ہے، اضافی جنگی امداد کے باوجود اپنی جنگجویانہ صلاحیت بحال نہیں کر سکے گی۔

صیہونیت کیا ہے

حال ہی میں ایک رسالہ شائع ہوا ہے جس کا خاص موضوع ہے "صیہونیت: نظریہ اور عمل" یہ رسالہ مصنفوں کی ایک جماعت نے لکھا ہے جن کے سربراہ اکیڈیمیشین منتز ہیں۔ اس میں عالمی صیہونیت کی رجعت پرست فطرت کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ مصنفین کے سامنے فریضہ یہ تھا کہ عالمی صیہونیت کی بنیادی نظریاتی شرائط اور سیاسی سرگرمیوں کا اور "یہودیوں اور یہودیت کے دفاع" کے بہانے اس کی اشتعال انگیز سرگرمیوں اور مختلف ممالک میں یہودیوں کی آبادی پر کنٹرول قائم کرنے کی صیہونی کوششوں کا قائل کن تجزیہ پیش کیا جائے۔ مصنفین نے مشرق وسطیٰ میں عالمی صیہونیت اور اسرائیل حکمراں ملحقوں کی توسیع پسندانہ پالیسی کا، جس کا مقصد عرب ممالک میں قومی آزادی کی تحریک کو کمزور کرنا اور امن اور قوموں کی سلامتی اور ممالک کے درمیان باہمی کشیدگی کو رفع کرنے کے کاز کو نقصان پہنچانا ہے، بھرپور جائزہ لیا ہے۔

اس رسالے میں صیہونیت کے تاریخی پس منظر اور خالص رجعت پسندوں کے مختلف گروہوں کے ساتھ اس کے روایتی تعلقات کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ مصنفین نے صیہونی نظریہ کی "فلسفیانہ بنیادوں" کی جانب بھی توجہ دی ہے۔ مثلاً نورداؤد کے انتخابیت پر مبنی نظریات، ایچ۔ کوہن، عالم دین م۔ بوبر اور جارحانہ قوم پرستی کے حامی احد گام وغیرہ کے نظریات۔ مصنفین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ان سب کے "تصورات" کا واحد مقصد اس نظریہ کو تقویت پہنچانا ہے کہ یہودی ایک "منتخب" قوم ہیں اور بڑے یہودی بورژوازی کی سامراجی پالیسی کو بجا ثابت کرنا ہے۔ اس رسالے کے ایک باب میں خاص طور پر یہودیت کے ساتھ صیہونیت کے تعلقات سے بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ صیہونیت مذہب پرستوں کے درمیان "صیہونی روح" کی تبلیغ کرنے کے لیے مذہبی تعصبات سے فائدہ اٹھاتی ہے۔

رسالہ میں صیہونیوں کی "جنت" کے تاریک ماحول کے بارے میں خاصے دلچسپ حقائق پیش کئے گئے ہیں۔ اسرائیل میں سنیچر کے دن کی رسوم کی ادائیگی (SABBATH) کی جانب خاص طور پر توجہ دی جاتی ہے جب کہ ہر یہودی سے اس بات کی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنا سارا وقت توریت پڑھنے میں صرف کرے گا۔ جمعہ کے دن غروب آفتاب کے بعد سے لے کر سنیچر کے دن آسمان پر رات کے وقت تین ستارے نمودار ہونے تک اسرائیل میں زندگی فی الحقیقت حالت جمود میں آجاتی ہے دوکانیں، تھیٹر اور سینما گھر بند کر دیئے جاتے ہیں، پبلک ٹرانسپورٹ روک دی جاتی ہے اور بندرگاہوں پر جہازوں سے مال نہیں اتارا جاتا۔ سرکاری طور پر نجی کاروں کو استعمال کرنے کی ممانعت نہیں ہے، لیکن ان علاقوں میں جہاں انتہا پسند مذہبی لوگ رہتے ہیں، ان کا استعمال خطرہ سے خالی نہیں۔ یہ لوگ گنہگاروں کی کاروں پر پتھراؤ کرتے ہیں ایک خصوصی قانون وضع کیا جا رہا ہے جس کے تحت "یوم سبت" (SABBATH) کے تقدس کو پامال کرنے والے مجرم قرار دیئے جائیں گے۔

تاہم، یہ مسئلہ انہیں اس وقت پریشان نہیں کرتا جب یوم سبت کی مہوش کا مقصد "عظیم اسرائیل" کے بارے میں بائیبل کے احکامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہو۔ چنانچہ اس زمانے میں جب کہ جون ۱۹۶۷ء میں عرب ممالک پر جارحانہ اسرائیلی حملے کی تیاریاں مکمل کی جا رہی تھیں، فوجی ربانویت کی جانب سے "غلط فہمی اور غلط تعبیر" سے بچنے کے لیے ایک بلیٹن شائع کیا گیا جس میں سنیچر کے دن ہر قسم کی فوجی کارروائی کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

شہر میرن کے ربجام۔ اسٹرن نے سنیچر کے وعظ کو ان جنگجویانہ الفاظ پر ختم کرتے ہوئے کہ "اسرائیلیو! سفو اردن جاؤ اور اس قوم کو فتح کرو!" اپنے سامعین کو عبادت خانے سے سیدھا خندقوں کی کھدائی کے کام پر روانہ کیا اور فوجی کام کو "تمام وفادار یہودیوں کا فرض" قرار دیا۔

اس رسالہ میں ایشیا اور افریقہ میں قومی آزادی کی تحریکات کے خلاف صیہونیت کی کارروائیوں پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ صیہونیت کی چند روایتوں میں سے ایک روایت یہ ہے: ایسے رضاکارانہ ایجنٹوں پٹھوؤں کا رول ادا کرنا جو مشرق میں نوآبادیاتی پالیسی پر عمل درآمد میں مددگار ہوتے ہیں۔

صیہونیت کی پرورش اور حمایت کرتے ہوئے عالمی رجعت پرستوں نے اس سے زبردست فائدہ اٹھایا ہے۔ انہیں اسرائیلی حکمرانوں کی اس غلامانہ آمادگی کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے ملک کو ایک ایسے ہتھیار میں بدل دیں جس کا رخ عربوں کی جانب ہو۔ زیر نظر رسالے میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ پندرہ سے لے کر بیس بلین ڈالر تک کی اس رقم میں جو اجارہ دار ہر سال ترقی پذیر ممالک سے کھینچ نکالتے ہیں، صیہونی سرمایہ کا بھی بڑا حصہ ہے۔ رسالہ میں زور دے کر یہ بات کہی گئی ہے کہ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ممالک میں حاصل شدہ صیہونیت کی تمام نظریاتی، معاشی اور فوجی پوزیشنوں کو قومی آزادی کی تحریک کو توڑنے کے لیے مکمل طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تحریک کی طبقاتی اور نظریاتی مختلف الخیالی سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے، افتراپردازیاں اور اشتعال انگیز کارروائیاں کرتے ہوئے صیہونی اس بات کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ افریشیائی ممالک کے اتحاد اور یک جہتی کو کمزور کر دیا جائے۔ تاہم ان کی کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ ایشیا اور افریقہ میں صیہونیت کے خلاف جذبات فروغ پا رہے ہیں اور صیہونی ایجنٹوں کی چالیں اور سازشیں بے نقاب ہوتی جا رہی ہیں۔

باقی ص ۶ پر

عین ۔ ح ۔ راولپنڈی

ہائے او پیپلز پارٹی،

تجھے موت ہی آئی ہوتی

"عوامی حکومت" کی "عوامی اصلاحات" میں ایک اور "عوامی اصلاح" کا اضافہ ۔۔

------ ۷/اپریل کی شام کو ۷/مہینے کے کافی غور و خوض کے بعد عوام اور ملک کے وسیع تر مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے آٹا چینی اور گھی کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا، جبکہ سگریٹ اور صابن وغیرہ کی قیمتیں پہلے منجمد کی گئیں۔ پھر سرکاری طور پر "عوامی قیمتیں" مقرر کرنے کا اعلان کیا گیا۔

۸/اپریل کی صبح جب سورج طلوع ہوا باقی شہروں کی طرح راولپنڈی کی ریلوے ورکشاپوں میں بھی ریلوے کے ہزاروں محنت کش جن کے پر عظمت چہرے تیل کوئلے اور گریس سے اَٹے پڑے تھے۔ "عوامی حکومت" کے اس ظالمانہ "عوامی فیصلے" کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے جمع ہونا شروع ہو گئے۔ یہ مزدور یہ محنت کش، ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کے لیے سڑکوں پر **بھٹو** ------ ہائے ہائے کے نعرے لگاتے ہوئے راولپنڈی صدر سے اسلام آباد گورنمنٹ ہاسٹل جانے کے لیے نکل آتے۔ ان کے اس "جہاد" میں آج ایک بار پھر راولپنڈی کے وہ جیالے ان کے شانے سے شانہ ملاتے ہوئے چل رہے تھے جنہوں نے فوجی ایوبی ٹولے کی سینہ زوری کا خاتمہ کرنے کے لیے اپنے وقت کی (متحدہ پاکستان کی) سب سے زیادہ "مستحکم آمریت" کی شانِ کسروی کو خاک میں ملانے کے لیے زبردست عوامی جدو جہد کی ابتدا کی تھی۔ آج موجودہ (آدھے پاکستان) کی "عوامی آمریت" کا طلسم توڑنے کے لیے وہی نعرے، جو ایوب خان کے زوال کا سبب بنے، بھٹو کی خدمت میں لگاتے جا رہے تھے۔ تھکاوٹ سے چور مزدوروں کے چہرے، ذہنی اور مالی پریشانیوں سے متاثر مزدوروں کے چہرے بھٹو کی "عوامی اصلاحات" کا منہ چڑا رہے تھے۔

○

۱- پیپلز پارٹی کے آرگن روزنامہ "تعمیر" راولپنڈی کے مطابق شہر میں نکلنے والے جلوس میں پانچ ہزار افراد نے شرکت کی، لیکن ایک اندازے کے مطابق مذکورہ جلوس بارہ ہزار سے کم افراد پر کسی صورت میں بھی مشتمل نہ تھا۔ اور اسے مری روڈ کے دونوں طرف کھڑے ہزاروں لوگوں نے دیکھا، مگر حکومت کا پہلا "عوامی مذاق" ملاحظہ فرمایئے کہ سرکاری پریس نوٹ کے مطابق:

"کچھ لوگوں نے جلوس نکالنے کی کوشش کی"۔

۲- شمس آباد کے نزدیک پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا، آٹا، چینی اور گھی کی قیمتوں میں کمی کا مطالبہ کرنے والوں کو لاٹھیوں اور آنسو گیس کے زبردست "شور کی گونج" میں منتشر کیا گیا اور لاہور و دیگر مقامات پر جلوس پر لاٹھی چارج کا حال آپ قومی اخبارات کی معرفت پڑھ چکے ہوں گے، مگر پنجاب کے وزیراعلیٰ جناب محمد حنیف رامے نے ان "افواہوں" کی تردید کی اور اعلان فرمایا کہ "کسی جگہ بھی، کسی بھی جلوس پر لاٹھی چارج نہیں کیا گیا"، مگر راولپنڈی کے "گستاخ عوام" آج بھی یہ سوچتے ہیں کہ اسلام آباد جانے والے ہزاروں افراد پر مشتمل جلوس کو شمس آباد کے نزدیک کیوں منتشر ہونا پڑا؟ اور جناب رامے کو "افواہوں" کی تردید کرنے کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی؟

۳- جیسا کہ آپ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ دوسرے دن سے ریل کا پہیہ پورے پاکستان میں جام رہا۔ اور ریلوے ملازمین کی حمایت میں ٹیلی فون اینڈ ٹیلی گراف کے عملے نے بھی علامتی ہڑتال کی، مگر سرکاری پریس نوٹ

کے مطابق حکومت نے خود ریلوے
کے تمام پروگرام منسوخ کر دیئے"۔
کیوں کیے گئے ؟ اس راز پر ابھی پردہ
پڑا ہوا ہے۔

۴۔ نہلے پہ دہلا، دیکھیے، بھٹو صاحب
قوم سے مزید مذاق فرماتے ہیں۔

• پوری قوم اس غلط فیصلے کے خلاف
اٹھ کھڑی ہوتی ہے، جلوسوں اور
ہڑتالوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے
اور قومی اسمبلی میں حزب اقتدار
کے اپنے ایم۔ این۔ اے مذکورہ
"شاہی حکم" کی مخالفت میں تقریریں
کرتے ہیں اور حکومت سے
فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہیں
مگر بھٹو صاحب قوم کا شکریہ ادا
کرتے ہیں کہ اس نے بخوشی حکومت
کی اس "عوامی اصلاح" کو قبول کرلیا۔
بھٹو صاحب کے اس شکریہ کی خبر
پڑھ کر ہمیں بے اختیار وہ واقعہ
یاد آگیا (دروغ برگردن راوی) کہ
"کسی ملک کا "شہزادہ"، جو ملک کے
سیاہ و سفید کا مالک تھا، اپنے
"پیارے عوام" کو خطاب کرنے کے
لیے "شاہی خزانے" سے لاکھوں
روپے خرچ کرنے کے بعد سینکڑوں
فٹ دور "مورچہ لگا کر" (تاکہ عوام
کے جوتے وہاں تک نہ پہونچ سکیں)
تقریر دل پذیر کرنے پہونچا۔ اس کی
گلابی اردو سن کر دہلی اور لکھنؤ والے
اپنے اہل زبان ہونے پر شک کرنے
لگے، اس نے جو عوامی اصلاحات
کی مالا جپنی شروع کی تو لوگوں نے
اسے جوتے دکھانے شروع کر دیئے۔
وہ فوراً کہنے لگا۔ کہ "مجھے معلوم ہے
کہ چمڑا مہنگا ہو گیا ہے، مگر میں سستا
کرنے ہی والا ہوں، میں نے خود تو نوے
روپے کے جوتے پہن رکھے ہیں"۔
چند منچلے خواہ مخواہ لوگوں کی معلومات
میں اضافہ کرنے کے لیے بھٹو صاحب
کے قوم کا شکریہ ادا کرنے والے پیغام
کو مذکورہ بالا واقعے سے منسلک کرنے
کی کوشش کر رہے ہیں۔

قارئین کرام! غور فرمایئے،
اور اپنی "عوامی قیادت" کی سوچ فکر اور
قابلیت کا تصور ذہن میں لایئے اور اپنا
سر دھنئے کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ آٹا گھی چینی
سستا کرو، مگر ہمارے حکمران ریکسونا
سوپ، کیپری سوپ، سنلائٹ سوپ
تبت سوپ، ایوارڈ سوپ، لائف سوپ
کے ٹو، وڈبائن اور گولڈ لیف وغیرہ کی
قیمتیں مقرر کر رہے ہیں اور یہ اعلان عام
ہے یاران نکتہ دان کے لیے کہ اگر "عوامی
قیمتوں سے زیادہ قیمت پر فروخت
کرنے کی کوشش کی گئی تو تمہارے خلاف
سخت کارروائی کی جائے گی، کیونکہ آئین
و قانون صرف اور صرف عوام اور عوام ہی
کے لیے بنایا گیا ہے، لہٰذا عوام ہی اس کا
احترام کریں۔

○

آٹا، چینی اور گھی کی قیمتوں میں اضافہ
سے فائدہ کس کو ہوا؟ سرکاری ملازمین
کو؟ نہیں، پچیس روپے سے کچھ نہیں بنتا،
چاندنی چوک میں بیٹھنے والے سفیدی
کرنے والے مزدوروں کو؟ نہیں، ان کے
لیے ہفتہ میں صرف چار دن کام ہوتا ہے۔
ہاریوں، مزارعوں اور چھوٹے کسانوں کو؟
نہیں، انہیں دو وقت کا کھانا بمشکل میسر
آتا ہے۔

تو پھر فائدہ کسی کو ہوا بھی؟ ہاں!
فائدہ ہوا ہے تو ذوالفقار علی بھٹو کو جس
کے پاس ۳۶ ہزار ایکڑ اراضی ہے۔ فایدہ
ہوا ہے تو نواب خاکوانی کو، نواب صادق
حسین قریشی کو، غلام مصطفےٰ کھر کو جو بڑے
جاگیردار ہیں ———— فایدہ
ہوا ہے تو حاکم علی زرداری کو جو بیس ہزار
ایکڑ اراضی کا مالک ہے، فایدہ ہوا ہے
تو ممتاز علی بھٹو کو جو ۲۲ ہزار ایکڑ اراضی
کا "غریب عوامی لیڈر" ہے اور اگر آٹا مہنگا
کرنے سے کسی کو خوشی ہوئی ہے تو وہ ہے
غلام مصطفےٰ جتوئی جس کی ملکیت میں ۲۵
ہزار ایکڑ اراضی ہے۔

بھٹو صاحب جھنگ کے جلسہ عام
میں "میں غریب عوام کو کمزور، ناخوش
نامطمئن اور ان کی آنکھوں میں آنسو نہیں
دیکھ سکتا" کہ کر بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔
پانچ کروڑ روپے کے فینٹم طیارے میں قوم کا
ہزاروں روپے کا پٹرول ایک دن میں پھونک
دینے کے باوجود، کروڑوں روپے سے اسلام
آباد میں "پرائم منسٹر ہاؤس" بنانے کے باوجود
اور صرف دو ہفتے کھیلوں کے لیے اسلام آباد
میں (بقول اصغر خان) ڈیڑھ ارب روپے
سے کمپلکس میں کوٹھیاں بنانے کے باوجود
کس منہ سے عوام کی نمائندگی کا دعویٰ کیا
جا رہا ہے؟

قوم پوچھتی ہے کہ آپ امریکی گندم
جو ہمیں ڈپوؤں سے ملتی ہے کس بھاؤ
خریدتے ہیں؟ زرمبادلہ کے ذخیرے کیوں
ختم ہو رہے ہیں؟ کاروں کے LATEST
MODELS کے پرمٹ کیوں منسوخ نہیں
کیے جاتے؟ اسّی اسّی افراد کی ٹیمیں جن
میں وزیر، مشیر، بیگمات اور ایم۔ این۔ اے
اور ایم۔ پی۔ اے شامل ہوتے ہیں، امریکہ
چائنہ اور بھارت میں کیا زرمبادلہ چلانے
کے لیے لے جاتے ہیں؟ جب کہ ایک
ایک شخص پر ہزاروں روپے خرچ ہوتے

باقی ص ۱۲ پر

ولسن برژنیف مذاکرات کی اہمیت

مغربی یورپ میں دیتانت کا عمل جاری ہے

یورپی اجتماعی سلامتی کی کوششوں کو تقویت ملی ہے۔

تحریر: طاہر احمر

حال ہی میں ماسکو میں اعلیٰ سطحی سوویت برطانوی مذاکرات ہوتے ہیں جن کو یورپی امور کے ماہرین نے بہت اہم قرار دیا ہے۔ سوویت یونین اور یورپ کے بڑھتے ہوئے پرامن تعلقات اور دیتانت کے جذبے کے سلسلے میں بھی اسے بہت پُراثر قرار دیا جارہا ہے۔ سوویت یونین اور برطانیہ کو اس ضرورت کا احساس تھا کہ وہ اپنے تعلقات کو مقداری طور پر اس طرح بہتر بنائیں کہ وہ یورپ میں اہم مثبت تبدیلیوں اور بین الاقوامی حالات سے مطابقت کرلیں۔ ماسکو میں ہونے والے یہ مذاکرات جو سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر برژنیف اور برطانوی وزیراعظم مسٹر ولسن کے درمیان ہوئے اسی ضرورت پر پورے اترتے ہیں۔ سوویت ایجنسی اے۔ پی۔ این کے مبصر کے مطابق یہ کامیاب اور سودمند رہے ہیں۔ کریملن مذاکرات کے نتیجے میں دونوں لیڈروں کے درمیان باہمی مفاہمت پائی گئی ہے جو بہت حد تک سوویت حقیقت پسندانہ رویہ کا مرہون منت ہے۔ کئی بامقصد اور اہم دستاویزات پر دستخط ہوئے ہیں۔ بقول سوویت وزیراعظم الیکسی کوسیگن کے "ان معاہدوں کی نوعیت" دُور رس اور تعمیری ہے اور یہ بعد از جنگ اہم ترین دستاویزات ہیں۔" حقیقت یہ ہے کہ ان فیصلوں اور معاہدوں کی بنیاد پر آیندہ سوویت برطانوی تعلقات میں ترقی ہوتی رہے گی۔ سوویت برطانوی تعلقات کے پیچھے دنیا بھر کے امن پسندوں اور سوشلسٹ ملکوں کا وہ جذبہ کارفرما ہے جسے پُرامن بقائے باہمی کا نام دیا جاتا ہے اس کے خاص خاص پہلو یہ ہیں:

۱۔ یورپی اجتماعی سلامتی۔
۲۔ بین الاقوامی کشیدگی میں مزید کمی۔
۳۔ دیتانت اور تحدید اسلحہ۔
۴۔ مغربی یورپ میں ناٹو اور امریکہ کی پالیسیوں سے عام بیزاری اور سوشلسٹ ملکوں سے تعلقات بہتر بنانے کا جذبہ۔

برژنیف، ولسن مذاکرات کو بین الاقوامی کشیدگی میں مزید کمی کے عمل کا حصہ کہا جا سکتا ہے۔ ان کے پیچھے ایک طرف برطانیہ کی اپنی سیاسی اور اقتصادی مجبوریاں اور بحران، اور دوسری طرف سوشلسٹ ملکوں اور سوویت یونین کا بڑھتا ہوا اثر و رسوخ سرگرم عمل ہے۔ برطانیہ جس تیزی سے اپنی نوآبادیوں اور محکوم ملکوں سے محروم ہوا ہے۔ اس تیزی سے وہ اقتصادی اور سیاسی بحرانوں میں دھنستا چلا گیا ہے۔ اس صورۃ میں اسے سوویت یونین اور دوسری سوشلسٹ طاقتوں سے تعاون کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ سوویت امریکی کشیدگی میں کمی اور دیتانت کے نتیجے میں بھی برطانیہ اور مغربی یورپ کے ملک سوشلسٹ طاقتوں سے قریب آئے ہیں۔ جہاں تک سوویت یونین کا تعلق ہے، برطانوی لیڈروں سے اس کے مذاکرات سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۴ ویں کانگریس کے پیش کردہ امن پروگرام کی تعمیل کے تحت ہوتے ہیں۔ یہ پرامن بقائے باہمی کے اصولوں کی بنیاد پر سوویت یونین اور برطانیہ کے درمیان پائیدار اور سودمند تعاون کے فروغ کے لیے بہت اہم ہیں۔ سوویت، برطانوی وفود کے مشترکہ اجلاس کی منظور کردہ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان اعلیٰ سطحی مذاکرات پُرامن بقائے باہمی کے حق میں تھے۔ چنانچہ ان مذاکرات کے نتائج عالمی امن کے استحکام اور خاص طور سے یورپ میں سلامتی کے استحکام میں مثبت کردار ادا کریں گے۔ ان سے دونوں ملکوں کے درمیان ہر سمت میں

تعاون بڑھے گا۔ فریقین نے اپنے مشترکہ بیان میں نہ صرف سوویت برطانوی تعلقات اور تعاون پر، بلکہ اہم عالمی صورت حال پر بھی اپنے مؤقف کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اس امر پر رضامندی ظاہر کی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً مختلف سطح پر مشورے اور مذاکرات کرتے رہیں گے۔

دونوں لیڈروں نے اہم بین الاقوامی مسائل، مثلاً مشرق وسطیٰ کی صورت حال قبرص کے مسئلے، یورپی سلامتی اور تحدید اسلحہ پر بھی سیر حاصل مذاکرات کیے اور اتفاق رائے کا اعلان کیا۔ مشرق وسطے کی صورت حال کے بارے میں دونوں فریقین کا موقف یہ ہے کہ اس کا حل اقوام متحدہ کی قرارداد ۳۳۸ کی بنیاد پر اور علاقے کے تمام عوام اور ملکوں کے جائز مفادات کے تحت کیا جائے۔ اس سلسلے میں جنیوا کانفرنس جلد بلانے پر زور دیا گیا، ان میں فلسطینی عوام کے حقوق بھی شامل ہیں۔ یورپی اجتماعی سلامتی کے مسئلے پر ایک اعلیٰ سطحی کل یورپ کانفرنس جلد منعقد کرنے پر اتفاق رائے پایا گیا۔ تحدید اسلحہ کے مسئلے پر یہ طے پایا گیا ہے کہ اسلحہ کی ڈوڑ ختم کرتے، ایک عالمی تخفیفِ اسلحہ کانفرنس بلانے اور کیمیائی ہتھیاروں پر پابندی لگانے پر توجہ دی جائے گی۔ ان کے سامنے یہ مقصد پیش نظر رہے گا کہ جوہری اور دیگر مروجہ ہتھیاروں پر مکمل پابندی اور تخفیف پر توجہ دی جائے گی۔ سوویت برطانوی تجارت اور اقتصادی تعاون بڑھانے کے سلسلے میں بھی کئی اہم دستاویزات پر دستخط ہوئے ہیں۔ کئی برطانوی منصوبوں پر عمل درآمد کے لیے سوویت قرضے کی فراہمی کے پانچسالہ معاہدہ پر بھی دستخط ہوئے ہیں۔ سوویت یونین اور برطانیہ کے درمیان تجارت میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ گذشتہ ایک سالہ عرصہ میں اس میں ۲۵ فی صدی اضافہ ہوا ہے برطانیہ صنعتی سرمایہ دار ملکوں میں سوشلسٹ ملکوں اور خاص طور سے سوویت یونین سے بہت وسیع تجارت کرتا ہے۔

وہ سوویت یونین سے کاریں، گھڑیاں کیمرے، ریڈیو، جنگلاتی لکڑی، غیر آہنی دھاتیں، سمور، ٹیکسٹائل کے لیے خام مال برقی آلات اور سامان درآمد کرتا ہے۔ سوویت یونین برطانیہ سے اس کے بدلے میں مشینری کے پُرزے، آلے، ٹیکسٹائل کا سامان، صنعتی سامان اور مشینری وغیرہ خریدتا ہے۔ ان اقتصادی اور صنعتی تعلقات کے نتیجے میں برطانوی معیشت پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ اور بہت سے افراد کو روزگار مل سکے گا۔

برطانیہ اور سوویت یونین کے درمیان یہ اعلیٰ سطحی مذاکرات سات سالہ عرصے میں پہلی بار ہوتے ہیں۔ اس سے قبل سوویت یونین پُرامن بقائے باہمی اور عالمی سلامتی کی خاطر تیز کشیدگی میں کمی کے لیے مغربی یورپ میں فرانس، مغربی جرمنی اور اٹلی سے تعلقات بہتر بنانے اور تعاون بڑھانے پر زور دیتا رہا ہے۔ اس کے خاطر خواہ نتائج بھی برآمد ہوئے ہیں۔ مغربی یورپ میں سامراجی اور ناٹو کے جنگ بازوں کا اثر کمزور ہوا ہے۔ اور سوشلسٹ ملکوں اور تیسری دنیا سے ان کا تعاون بڑھا ہے۔ اب اس عمل کے تحت برطانیہ سے بھی سوویت تعاون اور پُرامن بقائے باہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ اب مغربی یورپ میں پہلے کی طرح سوشلزم اور سوویت یونین کے خلاف سرد جنگ نہیں رہی ہے اور کمیونزم کا ہوّا ختم ہوگیا ہے۔

بقول مسٹر برژنیف اس وقت دنیا میں دو سیاسی عوامل تیزی سے کارفرما ہیں۔ ایک دیتانت اور امن و تعاون کا اور دوسرا سرد جنگ کے احیاء کا۔ ایک پُرامن تعمیر کا اور دوسرا اسلحہ کی دوڑ تیز کرنے کا۔

اس عالم میں انسانیت امن اور سلامتی کے حق میں ہے۔ جنگ کو ہمیشہ کے لیے مٹانے کے حق میں ہے۔! یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ برطانوی حکومت اور عوام نے دوسری جنگ عظیم کے دوران فسطائی دشمن عالمی محاذ میں سوویت یونین کا ساتھ دیا تھا اور ہٹلری جارحیت کو کچلنے میں اس سے تعاون کیا تھا۔ پھر برطانوی پرولتاریہ نے اس وقت پوری شدت کے ساتھ سوویت عوام اور وہاں کے سوشلسٹ انقلاب کی حمایت کی تھی، جب وہ انتہائی کڑے اور مشکل دور سے گذر رہا تھا۔

بقیہ: ہائے او پیپلز پارٹی

ہوتے ہیں۔ آپ عطر کی تیس قطرے کی چھوٹی سی شیشی چھ ہزار روپے میں فرانس سے کس خوشی میں منگواتے ہیں؟ آپ شراب کی درآمد پر کیوں لاکھوں روپے کا زر مبادلہ خرچ کرتے ہیں؟ کیا سمگلنگ کے کالے کاروبار کو آپ روکنے میں ناکام ہو چکے ہیں؟ ریس اور جوئے پر پابندی کیوں نہیں لگائی جاتی؟

کہہ دو کہ! میری بھولی بھالی عوام یہ سب کچھ تو میں تمہارے لیے ہی کر رہا ہوں تم کیوں نہیں سمجھتے؟

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(ادارہ)

عمیر الہاشمی کے قلم سے

قایدِ جمعیۃ کا دورۂ سندھ

اور

قاتلانہ حملہ

قائدِ جمعیۃ علماء اسلام و قائم مقام قائدِ حزب اختلاف مولانا مفتی محمود صاحب بے پناہ جماعتی وسیاسی مصروفیات اور قومی، ملی وملکی ذمہ داریوں کے پیش نظر ایک عرصہ سے صوبہ سندھ کے دورہ پر تشریف نہیں لے جا سکے تھے۔ حضرت مفتی صاحب متعدد مرتبہ صوبہ سندھ کے دورے کا ارادہ فرماتے مگر ملکی حالات اور بھٹو شاہی کے پیدا کردہ نت نئے مسائل پابہ زنجیر ہو جاتے۔

اس مرتبہ صوبہ سندھ کے کچھ اکابر واحباب لاہور تشریف لائے تو انہوں نے شیرانوالہ میں حضرت مفتی صاحب سے ملاقات کر کے صوبہ سندھ کی نازک صورتِ حال کے پیش نظر آپ سے دورۂ سندھ کی درخواست کی۔ آپ کے دورہ کے دُور رس اور مثبت نتائج بیان فرمائے۔ آپ نے مختصر دورے کا وعدہ فرمالیا۔

آپ کے اس دورے کا آغاز سکھر سے ہونا تھا۔ پروگرام کے مطابق آپ ۱۹/۴/۷۵ کو ہوائی جہاز کے ذریعہ ملتان سے سکھر کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ کا جہاز جس وقت سکھر ایئرپورٹ پر پہونچا تو عوام کا بے پناہ ہجوم پہلے سے موجود تھا۔ عوام کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ ایئرپورٹ پر تل دھرنے کو بھی جگہ نہیں تھی۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا بحرِ ذخار تھا جو اپنے محبوب قائد کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھا۔ آپ جونہی جہاز سے باہر تشریف لائے عوام اور جماعتی کارکنوں نے فلک شگاف نعروں سے آپ کو خوش آمدید کہا۔ عجیب کیف آور اور رُوح پرور منظر تھا۔ سیاہ اور سفید دھاریوں والے پرچم نبویؐ ایک عجیب سماں پیدا کر رہے تھے۔ لوگوں نے مختلف رنگوں کے بینر اٹھائے ہوئے تھے۔ بہت سے بینروں پر نوکر شاہی اور آمریت کے خلاف نعرے درج تھے۔ مفتی محمود زندہ باد، قاید اسلامی انقلاب زندہ باد، فاتح بھٹو زندہ باد، پاکستان زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد سے فضا گونج رہی تھی۔ نعرۂ ہائے تکبیر کا غلغلہ بلند تھا۔ آمریت مردہ باد، نوکر شاہی مردہ باد کا شور برپا تھا۔ ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے محبوب قائد کو قریب سے دیکھنے کی سعادت حاصل کرے۔ ایئرپورٹ سے قائدِ جمعیۃ کو جلوس کی شکل میں شہر لایا گیا۔ ہر طرف انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔

سکھر میں رات کو جلسہ عام کا پروگرام تھا، مگر ضلعی انتظامیہ نے جلسہ عام کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ انتظامیہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ مفتی اعظم کو عوام سے خطاب کرنے کی اجازت دے کر اپنی نوکری چھن جانے کا خطرہ مول لے اور موردِ عتاب شاہی ٹھہرے۔

اس موقع پر انتظامیہ نے اپنی خفت مٹانے کے لیے ایوبی دورِ آمریت کا پُرانہ حربہ استعمال کرتے ہوئے جمعیۃ کے مقامی رہنماؤں سے کہا کہ اگر وہ لکھ کر دیں کہ سیاست کے تنِ نازک کو نہیں چھوا جائے گا تو اجازت پر غور کیا جا سکتا ہے، لیکن جمعیۃ کے مقامی رہنماؤں نے اس قسم کی غیر آئینی اور ناروا قدغن پابندی قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

"عوامی حکومت" نے مفتی اعظم کو عوام سے کھلے بندوں خطاب کرنے کی اجازت نہ دے کر ہزاروں عوام کے دل مجروح کیے۔ مجبوراً ایک کارخانہ میں جلسہ کرنا پڑا۔ یہ جلسہ اتنا عظیم الشان جلسہ تھا کہ سکھر کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ بے اندازہ لوگ قائد حزب اختلاف کے مربوط و مدلل خیالات سننے کے لیے آئے تھے۔ جلسہ گاہ کے علاوہ سڑکوں

اور چھتوں پر عوام کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ موجود تھے جب کہ مولانا نورانی بھی اس رات ایک دوسرے جلسے سے خطاب کر رہے تھے۔ مفتی اعظم نے موجودہ حکمرانوں کی ریشہ دوانیوں اور فسطائی ہتھکنڈوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

دوسرے روز ۲۰/۴/۷۵ کو مفتی صاحب سکھر سے ٹھیڑی کے لیے روانہ ہوئے۔ کثیر تعداد میں جماعتی کارکنوں اور مقامی رہنماؤں نے آپ کو رخصت کیا۔ ٹھیڑی کے مدرسہ دارالھدا میں آپ نے بہت بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ یہ خطاب صبح کے وقت ہوا۔ اسی روز آپ بائی روڈ خیرپور کی طرف روانہ ہو گئے۔ خیرپور میں آپ نے دوپہر کے وقت خطاب فرمایا۔ خیرپور سے بذریعہ ٹرین آپ نواب شاہ پہونچے نواب شاہ ریلوے اسٹیشن پر آپ کا زبردست استقبال کیا گیا۔ رات کو نواب شاہ عظیم جلسہ عام ہوا جو ایک تاریخی جلسہ تھا۔

وزیرِ اعلیٰ کے شہر میں!

نواب شاہ کو وزیر اعلیٰ سندھ جناب غلام مصطفیٰ جتوئی کا ضلع ہونے کا "شرف" حاصل ہے۔ اس لیے وہاں چند لونڈوں کو اکٹھا کر کے بھٹو صاحب کو زندہ باد کرنے کی کوشش کی گئی۔ جلسہ کو ناکام بنانے کے لیے غنڈہ عناصر کی مدد سے بجلی کے تار کاٹ کر لاؤڈ سپیکر فیل کرنے کا اہتمام بھی کیا گیا، مگر جب بیل منڈھے چڑھتی نظر نہ آتی اور جلسہ پہلے سے زیادہ کامیاب ہوتا دکھائی دیا تو "عوامی حکومت" کے یہ "جانثار" چراغ آخری شب کی مانند دم توڑ کر رہ گئے۔ تیسرے روز ۲۱/۴/۷۵ کی صبح قائدِ جمعیۃ نواب شاہ سے شہداد پور کی طرف روانہ ہوئے۔

شہداد پور میں بھی وقت کی قلت کے پیش نظر دوپہر کو خطاب ہوا۔ آپ نے بھٹو حکومت کی غلط پالیسیوں پر مدبرانہ تبصرہ کیا۔ آپ جس وقت بھٹو حکومت کے "کارنامے" بیان فرما رہے تھے تو عوام بھٹو شاہی کے خلاف نعرے لگا رہے تھے

حکومت کی بوکھلاہٹ

حقیقت یہ ہے کہ قائد جمعیۃ کے اس مختصر دورے سے "عوامی حکومت" کے قصر بالا بلند کی دیواریں لرز رہی تھیں حکومت کی بوکھلاہٹ کا یہ عالم تھا کہ قائد جمعیۃ جس شہر میں بھی جاتے دفعہ ۱۴۴ پہلے سے موجود ہوتی۔ بطور استثناء بھی کسی شہر کا نام نہیں لیا جا سکتا کہ مفتی صاحب وہاں گئے ہوں اور دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی نہ ہو، یا آپ کی آمد کی خبر سن کر لگا دی گئی نہ ہو۔

عوامی دور کی مدارات

ملک کا ہر باشعور شہری اس حقیقت سے واقف ہے کہ دفعہ ۱۴۴، پولیس کی لاٹھیاں، سیکورٹی فورس کی رائفلیں اور اس قبیل کی دوسری چیزیں عوامی آمریت و بھٹو شاہی کے دور کی ایسی سوغاتیں ہیں جن سے ہر اپوزیشن رہنما کی مدارات کی جاتی ہے۔ "عوامی دور" کی ان نعمت ہائے غیر مترقبہ سے کسی اپوزیشن رہنما کو مفر نہیں حسب دستور پیپلز پارٹی قائد حزب اختلاف کو ان "مدارات" سے محروم کرنا ان کی "حق تلفی" اور "دستور شکنی" کے مترادف تھا، مگر یہ تمام مدارات مفتی اعظم کی راہ کا سنگ گراں نہ بن سکیں اور آپ اپنی منزل کی طرف تازہ ولولے و نئے عزم کے ساتھ رواں دواں رہے۔

حیدرآباد میں زبردست استقبال

حسب پروگرام آپ شہداد پور سے ٹرین کے ذریعہ حیدرآباد کے لیے روانہ ہوئے۔ ٹنڈو آدم کے اسٹیشن پر آپ کا عدیم النظیر استقبال ہوا۔ قائد جمعیۃ جب حیدرآباد کے ریلوے اسٹیشن پر اترے تو عوام کا سیل بے پناہ امڈا ہوا تھا۔ ہر شخص آپ کو ایک نظر دیکھ لینے کے لیے مضطر تھا۔

اس بیخود اور وارفتہ جلوس سے گذر کر آپ اسٹیشن سے باہر تشریف لاتے، مگر عوام تھے کہ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے اور قائد اسلامی انقلاب کے روح پرور نعرے لگانے میں منہمک تھے۔

جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ طلباء اسلام اور جمعیۃ خدام الاسلام کے مجاہد رضا کار اپنے روائتی جوش و خروش کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

لیکن بے انتہا وارفتگی اور جوش و خروش کے باوجود ہوش کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹا تھا۔ نہایت عمدگی سے نظم وضبط کا خیال رکھا جا رہا تھا۔ اللہ اکبر کے جانفزا نعروں نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ کر دی تھی۔ پرچم نبویؐ یہاں بھی لہرا رہے تھے۔ مفتی اعظم زندہ باد، قائد جمعیۃ زندہ باد، قائد حزب اختلاف زندہ باد، پاکستان زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، اسلامی نظام زندہ باد کی صدائے بازگشت سے فضا میں عجیب وغریب ارتعاش تھا۔ جس پر کوئی دل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ اس روح پرور منظر کی طرب ناکی کا یہ عالم تھا کہ بعض لوگوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تیر گئے۔

عظیم الشان جلسہ

رات کو حیدرآباد میں فقید المثال جلسہ ہوا۔ یہ عظیم الشان جلسہ رات گئے تک جاری رہا۔ محتاط اندازے کے مطابق تقریباً اسی ہزار افراد نے جلسہ میں شرکت کی۔ مفتی اعظم کے خیالات سننے کے لیے ہر شخص گوش برآواز تھا۔ تحسین و آفرین کا یہ عالم تھا کہ بار بار نعرے لگائے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت مفتی صاحب نے عوام کو نعرے لگانے سے منع فرماتے ہوئے کہا: میرے بھائی! اگر آپ اسی طرح سے نعرے لگاتے رہے تو میں کچھ نہ کہہ سکوں گا۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے ملکی حالات کی بگڑتی ہوئی تصویر عوام کو دکھائی۔ مفتی صاحب نے بتایا کہ موجودہ حکمران آدھے پاکستان کو ختم کرنے کے بعد اب موجودہ پاکستان کو بھی ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام مکمل اتحاد سے حکمرانوں کے مذموم عزائم خاک میں ملا دیں۔

حیدرآباد سے روانگی

دورۂ سندھ کے چوتھے روز قائد جمعیۃ ۲۲/۴/۷۵ کی صبح حیدرآباد سے سجاول کی طرف باقی کار روانہ ہوئے۔ سندھ کے روحانی پیشوا اور جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی امیر حضرت مولانا شاہ محمد امروٹی مدظلہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ مقامی رہنماؤں اور کارکنوں کی کثیر تعداد نے آپ کو خدا حافظ کہا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سالار حاجی کرامت، امیر شہر مولانا عبدالمتین جناب بشیر احمد صاحب اور دیگر رہنما بھی موجود تھے۔ حیدرآباد سے آپ خوش و خرم روانہ ہوئے۔

سجاول کے قریب

حیدرآباد کے ساتھیوں سے رخصت ہونے کے بعد آپ راستے میں جہنان کے مدرسہ میں کچھ دیر ٹھہرے۔ آپ کی آمد پر کثیر تعداد میں لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے۔ آپ نے یہاں پر مختصر خطاب فرمایا۔ جہنان سے رخصت ہونے کے بعد مفتی صاحب نے سجاول سے تقریباً پانچ میل کے فاصلے پر برلب سڑک جناب حاجی عبدالحق صاحب کے مدرسہ میں کچھ دیر قیام فرمایا۔ آپ محترم حاجی صاحب کے مدرسہ سے روانہ ہوئے تو سجاول قریب تر آ رہا تھا۔ سجاول ابھی ۱½ میل باقی تھا کہ قاتلانہ حملہ کا واقعہ پیش آیا۔

قاتلانہ حملہ!!

جیسا کہ ہم نے لکھا ہے کہ قائد جمعیۃ حیدرآباد سے سجاول کار میں سفر کر رہے تھے۔ آپ کی کار کے آگے جمعیۃ کے مجاہدوں کی ایک جیپ بھی تھی۔ جب سجاول تقریباً ڈیڑھ میل رہ گیا تو اچانک ایک نارنجی رنگ کی جیپ نمودار ہوئی جس کا T-A 48 تھا اس جیپ میں سوار چند آدمی جیپ کو روک کر پھرتی سے نیچے اترے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے مفتی صاحب کی کار کے آگے چلنے والی جیپ کو یہ سمجھ کر روکا کہ مفتی صاحب اس جیپ میں موجود ہیں۔ جیپ میں سوار جماعتی ساتھیوں نے یہ خیال کیا کہ یہ لوگ مفتی صاحب سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے فوراً جیپ روک دی۔ جیپ رکتے ہی نوکر شاہی کے پالتو غنڈوں نے مفتی صاحب کو جیپ میں سوار سمجھ کر فائرنگ کر دی۔ ان کی اس فائرنگ سے جمعیۃ کے ایک کارکن حاجی رحیم دینو زخمی ہو گئے۔ حاجی صاحب کی پنڈلی میں گولی لگی۔ جب کہ جمعیۃ کے ایک دوسرے ساتھی قاری عبداللہ کی گردن پر زخم آئے۔ دونوں کو فوراً ہسپتال داخل کرا دیا گیا۔

فائرنگ کی آوازیں؟

قائد جمعیۃ کی کار پیچھے آ رہی تھی جس میں حضرت مولانا شاہ محمد امروٹی بھی موجود تھے۔ قائد جمعیۃ حضرت مفتی صاحب نے فائرنگ کی آواز سن کر ڈرائیور کو حکم دیا کہ وہ تیزی سے کار نکال لے۔ ڈرائیور نے جب کار تیزی سے نکالی حملہ آوروں میں سے ایک شخص نے مستعدی سے دونوں ہاتھوں کے ساتھ کلہاڑی کار کے سامنے کی طرف پھینک کر ماری جس سے کار کی ونڈ سکرین ریزہ ریزہ ہو گئی۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ یہ ہیں مفتی محمود، حملہ آوروں نے فائرنگ بھی کی، مگر خدا کے فضل سے حضرت مفتی صاحب اور ان کے ساتھی مولانا محمد شاہ امروٹی وغیرہ بال بال بچ گئے۔ مفتی صاحب کی کار پر جمعیۃ کا پرچم نہیں تھا جب کہ جیپ پر پرچم لہرا رہا تھا۔

حملہ آور فرار ہو گئے

جب مفتی صاحب کی کار تیز رفتاری سے نکل گئی اور حملہ آور اپنے ناپاک مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکے تو وہ اپنی جیپ سڑک کے کنارے پر کھڑی کر کے فرار ہو گئے۔ جیپ میں موجود مقامی لوگوں نے ان حملہ آوروں کو اچھی طرح پہچان لیا۔ ان میں سے ایک کا نام شاہد شاہ اور دوسرے کا نام شفیق احمد شاہ ہے۔ یہ دونوں مقامی زمیندار شیر علی شاہ کے بیٹے ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ جن کے نام اصغر پاگھل،

ثیر و ڈرائیور، محمد لونٹھیو اور ڈیو مانجبر لو یاں۔

میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں!

اس واقعہ کے بعد ڈی۔ ایس۔ پی سجاول میں حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ کی نوعیت دریافت کی آپ نے فرمایا کہ: یہاں میرا کسی سے کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں ہے، نا ہی میری کسی سے ذاتی دشمنی ہے۔ جن لوگوں نے مجھ پر حملہ کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کسی کے اشارے پر حملہ کیا۔ جس طاقت کے اشارے پر ان لوگوں نے یہ بزدلانہ حملہ کیا ہے اس کے خلاف آپ کارروائی نہیں کر سکتے۔ اس لیے میں رپورٹ وغیرہ درج کرانا بے سود سمجھتا ہوں۔ کچھ مقامی لوگ زخمی ہوتے ہیں وہ اگر رپورٹ درج کرانا چاہیں تو کرا سکتے ہیں۔

پریس کانفرنس

نماز عشاء کے بعد سجاول میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں عوام نے جوق در جوق شرکت کی۔ جلسہ میں مفتی صاحب کی درازی عمر کے لیے دعا مانگی گئی اور "عوامی حکومت" کو مورد الزام گردانا گیا۔

اسی روز پریس کے نمائندوں کو ٹھٹھہ سے بلوایا گیا۔ پریس کانفرنس میں قائد جمعیۃ نے حملہ کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ جو دوسرے روز جنگ "حریت" اور ڈان وغیرہ میں قطع برید کے بعد چھپ گئی۔

سجاول اور جنگ شاہی کے درمیان

سجاول سے مفتی اعظم ۷۵/۴/۲۳ کو جنگ شاہی کی طرف روانہ ہوئے یہاں سے آپ نے بولان میل پر سوار ہو کر کراچی جانا تھا۔ سجاول اور جنگ شاہی کے درمیان پل سے گذرتے ہوئے مفتی صاحب کی کار کے تعاقب میں ایک کار نظر آئی، جسے پولیس کی گاڑی نے روک لیا۔ اور اسے مفتی صاحب کی کار سے آگے چلنے کو کہا۔ اب وہ کار آگے آگے چل رہی تھی اور مفتی صاحب کی کار اور پولیس کی گاڑی اس کے پیچھے۔ بعد میں ڈی۔ ایس۔ پی نے مولانا محمد شاہ امروٹی سے کہا کہ یہ وہی لوگ ہیں جن سے متعلق آپ نے رپورٹ درج کرائی ہے۔

ڈرگ اسٹیشن

مفتی صاحب کی ٹرین جب ڈرگ اسٹیشن پر پہونچی تو ہزاروں افراد نے آپ کا استقبال کیا۔ استقبال کے لیے آنے والے مسلسل نعرے لگا رہے تھے۔

کراچی میں عظیم الشان استقبال

کراچی میں کینٹ اسٹیشن پر استقبال کرنے والوں کا منظر بھی عجیب سماں پیدا کر رہا تھا۔ ہر طرف جمعیۃ کے پرچم لہرا رہے تھے۔ عوام نے مختلف کتبے اٹھائے تھے رنگ برنگ بینروں نے فضا کو مزید خوشگوار بنا دیا تھا۔ حدِ نگاہ تک انسان ہی انسان تھے۔ مفتی صاحب کو دیکھ کر عوام اپنے جذبات پر کنٹرول نہ کر سکے۔ ہر طرف سے نعرہ ہائے تکبیر اور مفتی اعظم زندہ باد کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔

اسٹیشن سے نیوٹاؤن تک

اسٹیشن سے نیوٹاؤن کی مسجد تک مفتی صاحب کو جلوس کی شکل میں لایا گیا۔ عوام جلوس کے ساتھ نعرے لگاتے ہوئے چل رہے تھے۔ رکشے، تانگے اور گاڑیاں وغیرہ کثرت سے تھیں۔ تقریباً تین بجے یہ کاروان حریت مسجد نیوٹاؤن پہونچا۔

کراچی میں ۷۵/۴/۲۳ کو آپ نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں آپ نے اپنے کامیاب دورے کے ساتھ حملہ کی تفصیل بیان فرمائی۔

آرام باغ میں جلسہ

رات کو آرام باغ کراچی میں ایک بہت بڑا جلسہ حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی کی صدارت میں ہوا۔ عوام کی کثرت اس قدر تھی کہ تمام آرام باغ بھرا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ سڑکوں پر بھی ہر طرف عوام کھڑے ہوتے تھے۔ مفتی اعظم نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ کراچی کے جسور و غیور عوام ہر ہر جملہ پر نعرہ ہائے تحسین بلند کر رہے تھے۔ آپ کے بصیرت افروز اور مدلّل خطاب سے ہر شخص پر سِحر طاری تھا۔ کراچی کے آمریت بیزار اور جمہوریت دوست عوام گوش برآواز تھے۔ نعروں کے سلسلے میں یہاں بھی آپ کو پہلی سی دقت پیش آئی۔ بالآخر آپ نے عوام سے درخواست کی کہ وہ نعروں کی بجائے میری معروضات سنیں یہ اس مختصر دورے کا آخری جلسہ تھا جو بے انتہا کامیاب رہا۔

مفتی محمد شفیع صاحب کے صاحبزادہ اور حافظ عزیز الرحمٰن کی تعزیت کے لیے

۷۵/۴/۲۴ کی صبح حضرت مفتی صاحب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

باقی ص۱۹ پر

مولانا منیر احمد کھروڑ پکا

کنٹرول ریٹ کی شرعی حیثیت

جب سے "عوامی حکومت" نے زندگی کی تین بنیادی ضرورتوں "گندم گھی، چینی" میں عوام کے "بہترین" مفاد کی خاطر پورے دُکھ درد میں ڈوب کر، آنسو بہاتے ہوئے قیمتوں میں اضافہ کر کے "عوامی مہنگائی" کا اعلان کیا ہے اس وقت سے خود وزیر اعظم اور ان کی وفاقی وصوبائی حکومت کی پوری مشینری عوامی احتساب سے بچنے کے لیے اس اضافے کو درست، بلکہ ضروری اور معقول ثابت کرنے کے لیے پوری صلاحیتیں وقف کر چکی ہے، یوں معلوم ہوتا ہے جیسے پاکستان کے سب مسائل حل ہو چکے ہیں۔ اب صرف یہی ایک مسئلہ باقی ہے جس کے حل کرنے میں حکومت کا ہر کارندہ مصروفِ کار ہے۔ اس سلسلے میں اب تک حکومت کی طرف سے جو دلائل پیش ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱- چونکہ حکومت بہت مقروض ہے اس لیے اگر امدادی رقم جاری رکھ کر سستے داموں گندم مہیا کی جاتے تو قرضوں کی ادائیگی کا توازن برقرار نہیں رہ سکتا اور زرمبادلہ کے محفوظات پر اثر پڑتا ہے۔

۲- سستی گندم فروخت کرنے کی صورت میں خسارہ کی سرمایہ کاری کرنا پڑتی جس سے معیشت تباہ ہو جاتی۔

۳- جو حکومت امدادی رقوم ارزاں قیمت پر اشیاء فروخت کر کے جاری کرتی تھی اس کی بچت سے نئی ملازمتیں مہیا کرے گی۔

۴- قیمتوں کے پورے ڈھانچے کو معقول بنانے کے لیے۔

۵- افراطِ زر پر قابو پانے کے لیے۔

۶- ان تین اشیاء کے علاوہ باقی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کو روکنے کے لیے۔

۷- دفاعی بجٹ اور ترقی کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے یہ اقدام نہایت ضروری تھا۔

ہمیں اس سے بحث نہیں کہ موجودہ ہوش ربا گرانی اور مندرجہ بالا مشکلات کے لیے یا عوامی حکومت کی ناکامی کی مُنہ بولتی تصویر کے پس منظر میں کیا عوامل و علل کارفرما ہیں۔ حکومت کی پیہم غلط پالیسیوں، خود غرض وزیروں کی بددیانتیوں اور قومی خزانے کے بے جا اسراف وضیاع کا نتیجہ ہے، یا کوئی آسمانی بلا رنا گہانی ہے جس میں پاکستان کا ہر غریب کسان، مزدور اور ملازم کا متوسط طبقہ مبتلا ہو کر نہایت کس مپرسی کے عالم میں ذلت اور رسوائی کی زندگی گذار رہا ہے، بلکہ کہنا صرف یہ ہے کہ قوم کی خیر خواہی کا دم بھرنے والے ان ہی خواہوں نے قومی مشکلات پیش کر کے اس کا جو حل پیش کیا ہے۔ یعنی کنٹرول ریٹ کے ذریعے قیمتوں میں کچھ اضافہ کر کے آئندہ کے لیے قیمتوں کو منجمد کرنا از روئے شریعت درست ہے یا نہیں؟ اور کیا اس سے واقعی یہ مشکلات حل ہو جاتی ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو ان مشکلات کا اسلامی حل کیا ہے؟

کنٹرول ریٹ کے متعلق پہلا فیصلۂ نبویؐ

اسلام کے پیش کردہ معاشی نظام میں قیمتوں پر کنٹرول کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ مسئلہ خود سید الکونین، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں زیرِ غور آ چکا ہے جس پر آپ کا جاری کردہ فیصلہ آج تک احادیث کی کتابوں میں محفوظ چلا آ رہا ہے۔ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ اس واقعہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں:

غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الحديث۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قیمتیں بڑھ گئیں جس پر لوگوں نے قیمتیں مقرر کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ بھاؤ مقرر کرنے والا ہے

آپؐ نے تاکیدی انداز میں یہ حکم جاری فرماکر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ طے کر دیا کہ قیمتوں پر کنٹرول کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہے

فیصلہ نبوی کی دو بنیادیں

اسی حدیث پاک میں آپ نے اپنے مذکورہ فیصلہ کے لیے دو چیزوں کو بنیاد بنایا ہے نمبر۱ القابض والباسط الرزاق۔ (مشکوٰۃ شریف ص۲۵۱ ج۲، ابوداؤد ص۴۸۹ ج۲، ابن ماجہ ص۱۶۰)

ترجمہ: "تنگی اور فراخی کرنے والا اور رزاق وہی ہے"

معاشیات کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ اشیاء کی قلت قیمتوں کو بڑھاتی ہے اور انکی کثرۃ قیمتوں کو گراتی ہے۔ اسی اصول کو سامنے رکھتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیمتوں کی کمی بیشی اللہ کے اختیار میں ہے اگر وہ چاہے تو اشیاء کی فراوانی کرکے قیمتوں کو کم کردے اور چونکہ وہ رزاق ہے رزاقی خزانے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں اپنی مختلف مخفی حکمتوں و مصلحتوں کے تحت کبھی تنگی پیداوار کر دیتا ہے اور کبھی فراخی۔ جب یہ اس کا اپنا ایک نظام ہے تو اپنی جانب سے قیمتوں کا تعین اس کے نظام میں غیر شعوری طور پر دخل دینے، بلکہ اسکے نظام سے ٹکراؤ اور مقابلہ کرنے کی پالیسی ہے۔ چنانچہ مرقات میں ہے:

فَمَنْ حَاوَلَ التَّسْعِیْرَ فَقَدْ عَانَدَ اللّٰہَ وَنَازَعَہٗ فِیْمَا یُرِیْدُ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص۹۵ ج۶)

ترجمہ: جس نے قیمتوں کے مقرر کرنے کا قصد کیا تو اس نے اللہ سے مقابلہ و جھگڑا کیا، اس چیز میں کہ جس کا وہ ارادہ کرتا ہے"

۲۔ آپ کے فیصلے کی دوسری بنیاد یہ ہے

وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَۃٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ۔

ترجمہ: "اور تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ اپنے رب سے ایسی حالت میں ملوں کہ کوئی آدمی جان و مال پر کیے گئے ظلم کی وجہ سے (دربار الٰہی میں فریاد کرکے) مجھے طلب نہ کرے"

قیمتوں پر کنٹرول کرنا ایک اعتبار سے تاجروں پر ظلم ہے اور اس میں ان کی حق تلفی ہے، کیونکہ اگر قلتِ پیداوار کی وجہ سے گرانی کی صورت پیدا ہوجائے اور قیمتیں چڑھ جائیں تو اس میں فروخت کرنے والے لوگوں کو زیادہ فائدہ ہوگا۔ بصورت دیگر جب کہ مال بکثرت بازار میں موجود ہوتو قیمتیں کم ہوں گی جس سے خریدار فائدہ میں رہے گا۔ اب اگر گرانی یا ارزانی کی صورت میں قیمتوں پر کنٹرول کا قانون نافذ کیا جائے تو اس میں خریدار یا فروخت کے تاجروں کی حق تلفی ہوگی کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے قدرتی نظام کے تحت جو نفع حاصل ہونے والا تھا۔ اس انسانی قانون نے ان کو اس نفع سے محروم کر دیا۔

چنانچہ مرقات میں ہے:

ویمنع العباد حقوقھم فیما اولاھم اللہ تعالیٰ فی الغلاء والرخص۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ ص۹۵ ج۶)

ترجمہ: قیمتوں کا مقرر کرنا لوگوں کو ان کے حقوق سے محروم کر دیتا ہے، جو اللہ نے ان کے لیے تنگی و فراخی کی صورت میں رکھے ہیں۔"

اور گرانی و ارزانی کے دو مختلف نظام جاری کرنے میں شائد خدا تعالیٰ کی یہی حکمت ہے کہ نفع و خسارہ کے دو مختلف طبقات میں گردش کرتے رہیں، کبھی یہ خسارے میں وہ نفع میں اور کبھی وہ خسارہ میں اور یہ نفع میں تاکہ ایسا نہ ہو کہ ایک طبقہ ہمیشہ نفع میں رہے اور دوسرا خسارہ میں، اور کنٹرول ریٹ اس طور پر بھی ظلم ہے کہ شریعت نے مالکوں کے مالکانہ حقوق تسلیم کیے ہیں اور مالک کا یہ حق ہے کہ وہ شرعی حدود کے اندر رہتا ہوا جیسے چاہے اپنے مال میں تصرف کرے۔ اس کو کسی خاص مصرف یا کسی خاص طریقہ سے خرچ کرنے پر یا ایک مقرر نرخ پر خرید و فروخت کرنے پر مجبور کرنا یہ اس کے اس شرعی اختیار و حق کو پامال و سلب کرنا ہے جو اس کو از روئے شریعت تصرف کے معاملے میں حاصل ہے اور یہ صریح ظلم ہے۔ ہدایہ میں ہے:

ولانّ الثمن حق العاقد فالیہ تقدیرہ فلا ینبغی للامام ان یتعرض لحقہ [۱]

ترجمہ: نرخ مقرر کرنا صاحب معاملہ کا ذاتی حق ہے۔ حاکم کو اس کے حق میں (کنٹرول کرکے) دراندازی جائز نہیں ہے۔

سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے رب سے ایسی حالت میں ملنے کے خواہاں و امیدوار ہوں کہ کوئی نفس ان کے خلاف ظلم کی فریاد کرنے والا نہ ہو اور جو مساوات و عدل کا امت کو فکر دے کہ اس پر عمل کی راہ پر گامزن ہو، وہ کنٹرول ریٹ جو صرف ظلم ہی نہیں بلکہ کئی مظالم کا مجموعہ ہے کیسے نافذ کر سکتے تھے۔ آپ نے اس کو حقوق الٰہی و حقوق العباد میں تعدی و ظلم قرار دے کر رد کر دیا ہے۔

۱؎ (ہدایہ ص۴۷۱ ج۴ و بحر الرائق ص۲۳۰ ج۸)

کنٹرول ریٹ کے متعلق دوسرا

فیصلہ نبویؐ

ابوداؤد میں اس قسم کا واقعہ حضرۃ ابوہریرہؓ سے بھی منقول ہے:

ان رجلاً جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعر فقال ادعوا اللہ ثم جاء رجل اخر فقال یا رسول اللہ سعر فقال بل اللہ یخفض و یرفع وانی لارجوان القی اللہ تعالیٰ ولیس لاحد عندی مظلمۃ (ابوداؤد شریف ج۲ ص۴۸۹)

ترجمہ: "ایک آدمی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آکر کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول قیمتیں مقرر کردو۔ آپ نے فرمایا اللہ سے دعا کرو (وہ فراخی کردے) پھر ایک اور آدمی آیا اس نے بھی یہی درخواست کی۔ آپؐ نے فرمایا: کہ قیمتوں کا گرانا چڑھانا اللہ کا کام ہے اور بے شک میں اللہ سے ایسی حالت میں ملنے کی امید رکھتا ہوں کہ میرے ذمّہ کسی کا کوئی ظلم نہ ہو۔"

کنٹرول ریٹ کے متعلق فقہاء کا مذہب

اسی حدیث سے استدلال کرکے امام محمدؒ نے فرمایا:

وبھذا ناخذ لا ینبغی ان یسعر علی المسلمین فیقال لھم بیعوا کذا وکذا بکذا وکذا و یجبروا علی ذالک وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا

(بذل المجہود ص۱۲۳ ج۱۵)

ترجمہ: "اسی حدیث کی بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ مسلمانوں پر قیمتوں کے کنٹرول کا قانون نافذ کرنا جائز نہیں (کہ ان کو حکم دیا جائے) کہ تم فلاں فلاں چیز کو فلاں فلاں قیمت پر بیچو۔ پھر ان کو اس پر مجبور کیا جائے اور ابوحنیفہ و جمہور فقہاء احناف کا یہی مذہب ہے۔"

شریعت میں خلیفہ وقت کی اتنی عزت و عظمت ہے کہ جہاں قرآن کریم میں اطاعت خدا اور اطاعت رسول کا حکم ہے اور جن الفاظ کے ساتھ تو بالکل انہی الفاظ میں حاکم کی اطاعت کا بھی حکم ہے۔ یہ بھی ہماری فقہ میں موجود ہے کہ خلیفۃ المسلمین کا باغی واجب القتل ہے۔ اور خلیفۂ وقت اسلام کے نظام حدود و قصاص سے مستثنیٰ ہے۔ وہ اس زد میں نہیں آسکتا، مگر بایں ہمہ جن کتابوں میں خلیفہ کی اس عظمت کا اعتراف ہے انہی میں یہ بھی موجود ہے:

لاینبغی للسلطان ان یسعر علی الناس

(ہدایہ ص۴۷۰ ج۴)

ترجمہ: "بادشاہ کے لیے جائز نہیں کہ لوگوں پر کنٹرول ریٹ کا قانون نافذ کرے۔"

پھر اس میں مسلم و غیر مسلم کا بھی امتیاز نہیں۔ اسلامی مملکت کا ہر باشندہ خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم اس پر یہ قانون قطعاً نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی آئین کے حد میں فقہاء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اسلام کا اصول "آزاد تجارت" اور کنٹرول ریٹ کا عدم جواز گرانی و ارزانی کی دونوں حالتوں میں یکساں ہے۔ تکملہ بحرالرائق میں ہے:

لاینبغی للسلطان و الامام ان یسعر علی الناس مطلقاً لا فی الغلاء ولا فی الرخص

(تکملہ بحرالرائق بحوالہ حاشیہ کنز ص۴۲۷)

ترجمہ: بادشاہ اور حاکم کے لیے جائز نہیں کہ لوگوں پر قیمتیں مقرر کریں۔ گرانی و ارزانی دونوں حالتوں میں۔

بقیہ: دورۂ سندھ

مدظلہٗ کے صاحبزادے کی تعزیت کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں سے فارغ ہو کر آپ فدائی ختم نبوت حافظ عزیزالرحمٰن کی تعزیت کے لیے گئے۔ اسی روز ½۱ بجے کی پرواز سے آپ ملتان کے لیے روانہ ہوئے۔ ۷۵/۴/۲۵ کی شام کو آپ لاہور تشریف لائے ایئرپورٹ پر جماعتی کارکنوں اور رہنماؤں نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ ۲۶/ کو آپ متحدہ جمہوری محاذ کے اجلاس میں شریک ہوئے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو تا دیر سلامت رکھے، کیونکہ ان کے وجود کی ملک و ملّت کو اشد ضرورت ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت تاریخ لکھنا مت بھولیے (۱۲۱۵)

قمر ہاشمی صاحب

قائد جمعیۃ پر قاتلانہ حملہ اور ملک بھر میں شدید احتجاج

اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا

مولانا عبید اللہ انور

ٹیکسلا جانشین شیخ التفسیر اور جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہٗ نے ٹیکسلا میں جمعیۃ کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا لیکن افسوس ہے کہ آج تک یہاں پر اسلامی قانون کا نفاذ نہ ہو سکا جمعیۃ علماء اسلام ہی واحد جماعت ہے جو اس مقصد کے لئے روز اول سے کوشاں ہے اور نفاذ شریعت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا آپ نے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی اور فرمایا کہ مخالفین کا یہ خیال غلط ہے کہ مفتی محمود یا شمس الدینؒ کو راستہ سے ہٹا کر وہ تحریک اسلامی اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے سے بند کر دیں گے بلکہ اس نیک اور اعلیٰ مقصد کے لئے تو جمعیۃ کا ادنیٰ کارکن بھی اپنی جان نثار کر دے گا اور اس قافلۂ حریت کا ہراول دستہ ہو گا آپ نے جمعیۃ کے اراکین کو استقلال اور دل جمعی کے ساتھ کام کرنیکی تلقین فرمائی۔

اجتماع سے مولانا زاہد الراشدی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کے قرن اول سے لے کر آج تک علماء حق نے دین کی سربلندی کے لئے کوشش کی ہے اور ظلم کیخلاف آواز بلند کرتے رہے ہیں مولانا نے کہا کہ ایک عالم حکمرانوں کی لاکھوں بے مقصد جانوں سے زیادہ قیمتی ہے اور یہ بھی ان کی خام خیالی ہے کہ مفتی محمود کو شہید کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں بلکہ جمعیۃ کا ہر کارکن اپنی جگہ مفتی محمود ثابت ہو گا۔

رحیم یار خان

قائد جمعیۃ پر قاتلانہ حملہ کے خلاف ضلع رحیم یار خاں کی تمام تحصیلوں صادق آباد، خان پور، لیاقت پور اور ضلع کے تمام اہم قصبات، خان بیلہ، امین آباد، پکالاڑاں فیروزہ، جھٹہ بھٹہ، ظاہر پیر۔ ترنڈہ محمد شاہ ماڑی اللہ بچایا، بستی شوسن، مڈگاعن۔ مدرسہ عربیہ تاج العلوم دارنی، کوٹ سمابہ، ترنڈہ سرائے خان۔ راجن پور۔ تاج گڑھ بھوری پور ماچھیاں۔ بلی۔ چک $\frac{188}{P}$، شجر پور، لکھن، کوٹ سبزل، ٹھل حسن، رکن پور مشن آباد میں جمعیۃ کی تمام شاخوں کی طرف سے قائد جمعیۃ، قائم مقام قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ حملہ آوروں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔

پنجاب جمعیۃ کے سینئر نائب امیر مولانا غلام ربانی، مولانا قاری حماد اللہ شفیق جنرل سکرٹری متحدہ محاذ رحیم یار خان، مولانا غلام مصطفےٰ جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان عبد الصبور خان ڈاہر سیکرٹری اطلاعات ضلعی جمعیۃ رحیم یار خان نے بھی اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے۔

جھنگ صدر

گزشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا ہنگامی اجلاس جامع مسجد شیخ لاہوری میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار داد پاس کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا یہ اجلاس قائم مقام قائد حزب اختلاف اور جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود پر مبینہ قاتلانہ حملے کی پرزور مذمت کرتا ہے اور جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا یہ اجلاس وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور ان کے کاسہ لیسوں کو متنبہ کرتا ہے کہ اپنے پیشرو ظالموں کے بھیانک انجام سے عبرت حاصل کریں۔

چنیوٹ

جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی منعقد ہوا، اور درج ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مفکر اسلام مفتی محمود صاحب پر سجاول صوبہ سندھ میں

ایک منظم سازش کے تحت قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتا ہے ۔

۲۔ یہ اجلاس حکمرانوں کی خود پیدا کردہ گرانی و مہنگائی کی شدید مذمت کرتا ہے، اور یہ مہنگائی حکومت کی غلط منصوبہ بندی اور بیجا اخراجات کے سبب سے پیدا شدہ ہے۔

کلاچی

جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا قاضی عبدالحکیم صاحب نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس نے اپنے فضل وکرم سے سجاول کے حادثہ میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی حفاظت فرمائی اور دشمنان ملک و ملت کو خائب و خاسر بنا کر ان کے مذموم ارادوں کو ناکام بنا دیا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃ

ابولولو، ابن سبا، اور ابن ملجم کی اولاد اگر اپنا فرض ادا کرنے میں مصروف ہے تو یہ تاریخ کا کوئی عجوبہ نہیں ہے ۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی =

لیکن عادت اللہ تعالیٰ یہی ہے کہ انجام کار حق کی فتح ہوتی ہے اور باطل خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتا ہے، اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ۔ وکان امر اللہ قدرا مقدورا

سیالکوٹ شہر

جمعیت علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے صدر مولانا فیروز خان صاحب، جنرل سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل قاسمی، سیالکوٹ شہر کے امیر سید شبیر احمد صاحب، حافظ محمد انور اور مولانا شمس الحق نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں قائد حزب اختلاف قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی ہے۔ حکومت کو خبردار کیا ہے کہ وہ ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز آجائے۔

گوجرانوالہ ۔ قائد جمعیۃ علماء اسلام مولانا مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ کے خلاف ضلع بھر میں شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ہے جامع مسجد حنفیہ امین آباد میں مقامی جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل رزاق، مولانا محمد یوسف رحمانی ڈاکٹر غلام محمد، اور مولانا گل محمد توحیدی نے اس وحشیانہ اقدام کی شدید مذمت کی ہے۔

جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں خطباء کرام نے اس وحشیانہ اقدام کے پس منظر پر روشنی ڈالی، امیر ضلع حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب نے کہا کہ اس قسم کے اوچھے ہتھکنڈوں سے علماء حق کو ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے سے باز نہیں رکھا جا سکتا، آپ نے حضرت مفتی صاحب اور مولانا محمد شاہ امروٹی کو کوئی گزند نہ پہنچنے پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے زخمی کارکنوں سے ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

نماز جمعہ کے بعد مکی مسجد گوجرانوالہ میں ایک احتجاجی جلسہ عام جمعیۃ طلباء اسلام کے مقامی صدر قاری عبدالقدوس صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ مولانا زاہد الراشدی علامہ محمد احمد لدھیانوی، مولانا محمد اسحاق، ڈاکٹر منظور الحق (جماعت اسلامی) مولانا ضیاء الدین آزاد، اور طالب علم راہنما جناب محمد فاروق صاحب نے خطاب کرتے ہوئے حکومت کو خبردار کیا کہ اگر اس نے گولی کی سیاست ترک نہ کی تو وہ خود بھی اسی آگ میں بھسم ہو کر رہ جائے گی۔

جلسہ میں ایک قرارداد کے ذریعہ اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرا کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا ۔

نوشہرہ! جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کے زیر اہتمام گزشتہ روز جامع مسجد نوشہرہ میں قاضی عبدالسلام صاحب امیر جمعیۃ کی زیر صدارت ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ پر سجاول کے قریب قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کی اور حکمران پارٹی کو خبردار کیا کہ اگر اس نے تشدد کا راستہ نہ چھوڑا تو انجام خطرناک ہوگا

کہروڑپکا ۔ قائد جمعیۃ پر سجاول میں قاتلانہ حملے کے خلاف شہر کی تمام مساجد میں احتجاجی قرار دادیں پاس کی گئیں ۔ اور وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سندھ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ تشدد کے ان واقعات کا سلسلہ بند کیا جائے اور ملزموں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے ۔

جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس الحاج ڈاکٹر محمد امین صاحب نائب امیر جمعیۃ کہروڑپکا کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں قائد جمعیۃ پر اس بزدلانہ و قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کی گئی =

قلات: ۲۳ اپریل کو جمعیۃ علماء اسلام قلات کے ایک ہنگامی اجلاس میں، سالار قافلہ ولی اللہی اور قائد اسلامی انقلاب حضرت مفتی محمود صاحب پر بزدلانہ حملے کی شدید مذمت کی گئی اور حکومت کی اس قسم کی ناکام و ناپاک چالوں کو اس کے حق میں خطرناک قرار دیا گیا =

مری: قائد جمعیۃ و قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود صاحب پر غنڈوں کی طرف سے بزدلانہ حملے کے خلاف جمعۃ المبارک کو مری میں یوم احتجاج منایا گیا، تمام مساجد میں اس بزدلانہ حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مولانا پر قاتلانہ حملہ کرنے والے غنڈوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے ۔

منچن آباد! جامعہ اسلامیہ منچن آباد کی انتظامیہ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مفتی صاحب بزدلانہ، قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کی گئی =

فورٹ عباس: مدرسہ عربیہ سراج العلوم کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حاجی فتح محمد صاحب آڑھتی منعقد ہوا جس میں مولانا مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی گئی اور اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد کی گئی۔

کالا گوجراں: میں ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا جس میں کہا گیا کہ مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع مولانا مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور اس حملہ کو ایک افسوسناک اقدام قرار دیتا ہے۔ نیز مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں "تشدد" کی سیاست کے خاتمہ کے لیے فوری اقدام کیے جائیں۔

شہر لیہ کی تمام مساجد میں نماز جمعہ کے دوران قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود پر سجاول کے قریب قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کی گئی ہے اور حکومت کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ ان اوچھے ہتھکنڈوں سے باز آجائے۔

نعمان پورہ باغ: جمعیۃ علماء آزاد جموں وکشمیر کے راہنماؤں مولانا امیر الزماں وسابق قاضی ضلع پونچھ مولانا عبد المتین اور مولانا قاری محمد انور نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود پر دن دہاڑے حملہ کی پرزور مذمت کی ہے۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ مولانا مفتی محمود صاحب پاکستان کی سالمیت کا ایک اہم ستون ہیں

چشتیاں: دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل قرارداد منظور کی گئیں۔

۱۔ یہ اجلاس قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مجرموں کو سخت سزا دے۔

۲۔ یہ اجلاس ریلوے پھاٹک کی مسجد جامعہ محمودیہ کے ناظم مولانا بشیر احمد شاد کے مدرسہ کو شرپسند عناصر کی طرف سے مدرسہ کے کمرہ دیوار اور املاک کو آگ لگانے کی شدید مذمت کرتا ہے جس سے قرآن پاک کے نسخے شہید ہوگئے۔ اور مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ مجرموں کو گرفتار کرکے سزا دے۔

ملتان: مدرسہ قاسم العلوم کے تمام اساتذہ نے اظہار رنج وغم کیا اور مذمت کی۔

کراچی سے جناب محمد عثمان الوری اور جناب محمد رمضان میمن نے مفتی صاحب پر حملہ کی سخت مذمت کی۔

اس کے علاوہ مفتی صاحب پر قاتلانہ حملہ کے خلاف جن شہروں میں احتجاج کیا گیا، قراردادیں پاس ہوئیں اور اس بزدلانہ وسفاکانہ حرکت کی مذمت کی گئی۔ ان کے نام یہ ہیں:-

میرپور خاص خاص تھرپارکر، حیدرآباد انجمن مجاہدین، چوہڑکانہ مولانا محمد یعقوب ربانی، شورکوٹ، بہاول پور، پسرور، گڑھی خیرو سندھ، ترناب چنیہ، قائم پور ضلع بہاولپور، موضع سنداں ورکاں، علاقہ الائی تحصیل بٹگرام، گوٹھ شہر راہو، جہلم، ڈیرہ غازی خاں، پتوکی، تھل، لیہ شہر منچن آباد، مدرسہ حنفیہ انوار القرآن منڈی وار برٹن، نواب شاہ، کندھ کوٹ، کلور کوٹ پکہ غلام۔ جہادریاں۔

ترجمان اسلام میں
اشتہارات
دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ اداریہ

معاہدوں کا احترام نہیں کیا جاتا اور واویلا کیے جاتے ہیں اپوزیشن کے اسمبلیوں میں نہ آنے کا۔ آخر اپوزیشن کب تک بت بن کر بیٹھی رہے اور کہاں تک خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتی رہے۔

کیا عوام نے اپوزیشن ممبروں پر اس لیے اعتماد کیا تھا کہ وہ حزب اقتدار کی ہاں میں ہاں ملاتے رہیں اور بس۔

ارباب اختیار اگر ملک وقوم کی کشتی کو بھنور سے نکالنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے لازمی ہے کہ وہ اپوزیشن کو اعتماد میں لیں۔ اپوزیشن کی جائز شکایات پر کان دھریں اس کے جائز مطالبات مانیں اور باہمی رضامندی سے طے شدہ معاہدوں کی پابندی کریں۔

خصوصاً قومی اسمبلی کا اگلا اجلاس بجٹ اجلاس ہوگا جس میں اپوزیشن کی اہمیت کو نظر انداز کرنا ملک وقوم کے لیے مفید نہیں ہوگا۔

بجٹ اجلاس میں اپوزیشن کی شرکت وعدم شرکت کا دارومدار حزب اقتدار کے رویہ پر ہے۔ جہاں ارباب اقتدار، اپوزیشن کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے رہتے ہیں، وہاں انہیں خود اپنی ذمہ داریوں کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے ہم امید کرتے ہیں کہ بجٹ اجلاس سے پہلے باہمی رضامندی سے اجلاس میں اپوزیشن کی شرکت کا مسئلہ فراخدلی اور بلند نگہی سے طے کر لیا جائے گا اور اپوزیشن بھی اپنی سابقہ روایات کے مطابق اس اہم موقع پر ملک وملت کے مفاد ہی کو ترجیح دیگی۔

غرناطہ ریسٹوران ائیرکنڈیشنڈ جہلم
عمدہ ماحول
عمدہ سروس

صوبائی صدر کی پیشگی اجازت کے بغیر جلسہ اور کنونشن پر پابندی لگا دی گئی — مجلس شوریٰ کا فیصلہ

کسی جماعت کا اہل حق سے وابستہ ہو جانا بہت بڑی کامیابی ہے — مولانا سعید احمد رائے پوری

جماعتی اغراض و مقاصد سے دور کرنیوالی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیئے — محمد اسلوب قریشی

جمیعۃ طلباء اسلام کا یوم تاسیس ۷ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو منایا جائیگا

جمیعۃ طلباء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۶/۲۷ اپریل ۱۹۷۵ء کو لاہور میں زیر صدارت محمد اسلوب صاحب قریشی ہوا جس میں چاروں صوبوں کے نمائندے شریک ہوئے۔

اجلاس سے حضرت مولانا سعید احمد صاحب رائپوری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی جماعت کا اہل حق سے وابستہ ہو جانا بہت بڑی کامیابی ہے۔ اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ جمیعۃ طلباء اسلام کا اعتماد علماء حق کے ہاں بحال رہے۔

محمد اسلوب صاحب قریشی نے فرمایا کہ ہمیں جماعتی اغراض و مقاصد سے دور کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر جمیعۃ طلباء اسلام محض رسمی جماعت بن کر رہ جائے گی۔

میاں محمد عارف صاحب نے کہا ہمیں اپنے اندر خود تنقیدی کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے

جاوید ابراہیم صاحب پراچہ نے کہا کہ شمس الدین شہیدؒ ہمارے لیے روشنی کا مینار ہیں۔ ان سے پہلے جب حسین احمد صاحب (کوئٹہ) نے اپنی تقریر میں مولانا شہیدؒ کا تذکرہ کیا تو اجلاس میں شریک لوگوں پر ایک رقّت طاری ہو گئی اور تمام ارکان کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

اجلاس سے سیّد مطلوب علی زیدی، عبدالمتین چودھری، سیّد عبدالغفور شاہ (سندھ) جناب حسین احمد صاحب اور رانا شمشاد علیخاں نے بھی خطاب کیا۔

شرکاءِ اجلاس !

مولانا سعید احمد صاحب رائپوری سرپرست اعلیٰ جمیعۃ طلباء اسلام پاکستان

محمد اسلوب صاحب قریشی صدر جمیعۃ طلبا اسلام پاکستان

میاں محمد عارف صاحب نائب صدر و خازن جمیعۃ طلباء اسلام پاکستان

جاوید ابراہیم پراچہ (سرحد) نائب صدر جمیعۃ طلباء اسلام پاکستان۔

حسین احمد صاحب (بلوچستان) نائب صدر جمیعۃ طلباء اسلام پاکستان۔

سیّد عبدالغفور شاہ صاحب (سندھ) نائب صدر جمیعۃ طلباء اسلام پاکستان

سیّد مطلوب علی زیدی ناظم عمومی جمیعۃ طلباء اسلام پاکستان۔

عبدالمتین چودھری ناظم

محمد یٰسین صاحب سرحد " " " " "

رانا شمشاد علی خاں صدر جمیعۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب

حافظ محمد طاہر صاحب ناظم " " " " "

محمد یوسف ولی اللّٰہی ناظم نشر و اشاعت جمیعۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب

عبدالرؤف ربانی خازن جمیعۃ طلبا اسلام صوبہ پنجاب

محمد سلیم صاحب شاہد نائب صدر جمیعۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ۔

عبدالمالک شاہ صاحب نائب صدر جمیعۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد۔

عبدالاحد صاحب خازن جمیعۃ طلباء اسلام صوبہ بلوچستان

فیصلے

(۱) جمیعۃ طلباء اسلام کی تمام شاخوں پر اپنے اپنے صوبائی صدر کی پیشگی اجازت کے بغیر کسی بھی جگہ جلسہ یا کنونشن کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ آئندہ کوئی بھی شاخ کسی مقرر سے اپنے طور پر تاریخ نہیں لے گی۔ مقرّر اپنے طور پر کسی شاخ کو تاریخ نہیں دے گا اور نہ ہی صوبائی صدر کی پیشگی اجازت کے بغیر کسی جلسہ سے خواہ ہنگامی ہو خطاب کرے گا۔ لہذا ہر قسم کے پروگرام کے لیے صوبائی صدر سے رابطہ قائم کیا جائے۔

(۲) اجلاس میں تربیّتی پروگرام پر بہت زور دیا گیا ہے۔ لہذا پورے ملک میں عنقریب تربیتی کیمپ لگائے جائیں گے۔ ہر صوبہ اپنے اپنے حالات کے مطابق اس کا انتظام کرے گا۔

(۳) تربیّتی پروگرام پر عملدرآمد کے لیے تربیتی نصاب کی اہمیت کے پیشِ نظر ایک مختصر مگر جامع نصاب ترتیب دینے کے لیے

فون: ۶۷۷۱۵ — ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور — رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

نصاب کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ارکان مولانا سعید احمد صاحب رائپوری، میاں محمد عارف صاحب، سید مطلوب علی زیدی اور عبدالرؤف ربانی ہوں گے۔

(۳) صوبہ سندھ کے کنونشن کی تاریخ وسط جون ۱۹۷۵ء مقرر کی گئی ہے۔

پشاور یونیورسٹی کے طلباء کا کنونشن ۲۳، مئی ۱۹۷۵ء کو پشاور میں ہوگا۔

(۴) مرکزی شوریٰ کے اجلاس یہ واضح طور پر اعلان کیا گیا کہ عربی مدارس کے طلبہ ہماری اصل قوت ہیں۔ ان کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی کیا جا سکتا ہے۔

عربی مدارس کے طلبہ سے رابطہ کیلئے رانا شمشاد علی خاں، عبدالرؤف ربانی اور محمد اشرف صاحب عاطف پر مشتمل ایک کمیٹی بنادی گئی ہے۔ جو فوری طور پر عربی مدارس کا دورہ کرے گی۔

(۵) آزاد کشمیر میں انتخابات کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام آزاد کشمیر کے قیام کیلئے محمد اسلوب صاحب اور میاں محمد عارف پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

قراردادیں

جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں:۔

(۱) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ پر سجاول (سندھ) میں قاتلانہ حملے

(۲) بلوچستان اور صوبہ سرحد میں عوام اور خصوصاً طلباء پر حکومت کے ظلم و تشدد

(۳) کمر توڑ مہنگائی جس کی وجہ سے طلباء کے والدین مزید بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں رہے۔ کی زبردست مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ ردعمل کی صورت میں نتائج کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

(۴) حکومت سے اسلامی نظام تعلیم نافذ کرنے

(۵) طالبات کے لیے علیحدہ یونیورسٹی قائم کرنے۔

(۶) صوبہ سرحد کے تعلیمی اداروں کی طرح پاکستان کے دیگر تعلیمی اداروں میں وفاق المدارس العربیہ کے فارغ شدہ طلباء کو اسلامیات، عربی اور قرأت کا استاذ مقرر کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

جماعت سے اخراج!

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب سے رانا شمشاد علی خاں نے ملتان میں مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ کے موجود ارکان سے مشورہ کے بعد ضیاء الرحمٰن صاحب فاروقی نائب صدر پنجاب کو عہدے سے جماعتی ڈسپلن کی خلاف ورزی کرنے پر معزول کر دیا۔

ازیں بعد مرکزی صدر جناب محمد اسلوب قریشی صاحب نے ضیاء الرحمٰن صاحب فاروقی کو جماعتی وقار اور ڈسپلن کے منافی سرگرمیوں کی بنا پر جماعت کی بنیادی رکنیت سے بھی خارج کر دیا ہے۔

انھوں نے تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کو کسی بھی پروگرام میں شریک نہ کیا جائے۔

انتخاب دارالعلوم حقانیہ

صدر: عبدالمستعان کوہستانی

نائب صدر: ہیبت خاں صاحب ڈیروی

ناظم عمومی: عبدالمتین صاحب بنوی۔

ناظم: فضل عظیم صاحب جندولی

ناظم نشر و اشاعت: امیرالدین صاحب کیمبل پوری

عزم نمبر ۵

تمام شاخوں کو پھر مطلع کیا جاتا ہے کہ "عزم" ۵ کے لیے مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔

ایک روپیہ فی پرچہ کے حساب پیشگی رقم بھیجنا ضروری ہے۔

مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی پر سجاول (سندھ) میں حکومت کی سوچی سمجھی سکیم کے تحت قاتلانہ حملے کی پاکستان کے تمام طول و عرض سے جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں نے زبردست مذمت کی ہے اور تنبیہ کیا ہے کہ حکومت سیاست میں تشدد کے اس وحشیانہ رجحان کو ختم کر کے صحت مندانہ سیاسی کردار ادا کرے ورنہ ردعمل کی صورت میں نتائج کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی اور اگر خدانخواستہ یہ سلسلہ چل نکلا تو پھر باقی ماندہ پاکستان کی سالمیت بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ جسے پہلے ہی ہلاکت کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔

پہلے بھی حکومت نے شمس الدین شہید کا مقدس خون بہایا۔ ڈاکٹر نذیر کو قتل کیا خواجہ رفیق کو گولی کا نشانہ بنایا۔ عبدالصمد اچکزئی کو بم سے اڑایا۔

نواب محمد احمد خاں کو گولیوں سے چھلنی کیا خان عبدالولی خاں اور دیگر اپوزیشن لیڈروں پر قاتلانہ حملے کروانا۔ اب عوام اسے مزید برداشت نہیں کریں گے۔ لہٰذا حکومت مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

درج ذیل مقامات سے مذمت کے بیانات ہمیں موصول ہوئے ہیں۔ لاہور۔ جہانیاں۔ منچن آباد۔ گھوٹکی ضلع سکھر۔ نارجعفر ضلع بنوں۔ کروڑ لعل عیسن۔ بھاگ ضلع کچھی۔ مخدوم پور پہوڑاں۔ ملتان شہر۔ تلمبہ۔ بستی محبت پور۔ بوریوالہ۔ کہروڑ پکا۔ گوجرہ۔ کندیاں۔ گکھڑ۔ ٹھیڑی ضلع سکھر۔ ضلع پشاور۔ جمعیۃ خدام الاسلام حیدرآباد۔ کبیروالہ۔ میڈیکل کالج پشاور یونیورسٹی شہدادپور۔ میرپور خاص۔ محراب پور۔ موضع پندران۔ قلات زدن۔ کالیہ۔ زرعی یونیورسٹی لائلپور۔ قاسم العلوم ملتان۔ سرگودھا۔ مریدکے